اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل — خطبہ نمبر

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۸ شوال ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

381

خطبہ جمعہ

احمدی نوجوانوں سے خطاب

حصولِ مقصد کیلئے جماعت اپنی ذہنیت میں تبدیلی کرلے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۷ دسمبر ۱۹۳۷ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے پچھلے خطبہ میں جلسہ سالانہ کے ذکر پر یہ کہا تھا۔ کہ اسلامی تعلیم انسان کی نیکی اور پاکیزگی کے متعلق یہی ہے اور اسی کو

تصوف اور روحانیت

کہتے ہیں۔ کہ انسان ہر قسم کی نیکیوں کو جمع کرنے کی کوشش کرے۔ جو شخص کسی ایک شق کو لے لیتا ہے۔ اور اسی پر زور دیتا چلا جاتا ہے۔ اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ دین کی خاطر۔ اور نیکی کے لئے کرتا ہے یا محض عادت کے ماتحت:۔

بنی نوع انسان کے اخلاق کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اخلاق اور نیکیوں کے لحاظ سے بھی انسانوں کی فطرتیں خاص خاص میلان رکھتی ہیں قطع نظر اس سے کہ وہ بات ان کے مذہب کی تعلیم ہو۔ یا وہ اس فلسفہ کا حصہ ہو۔ جس کی وہ اتباع کر رہے ہوں۔

انسانی طبائع مختلف میلانات

رکھتی ہیں

اور یہی چیز دراصل تہذیب اور تمدن کی جڑ ہوتی ہے۔ اگر طبائع میں اختلاف نہ ہو۔ اور مختلف میلان نہ ہوں۔ تو دنیا میں تنوع اور قسم قسم کی چیزیں کبھی نظر نہ آئیں۔ سارے لوگ ایک ہی پیشہ کو اختیار کریں۔ سارے ایک ہی غذا کھانے لگیں۔ سارے ایک ہی قسم کا لباس پہنیں۔ اور سب ایک ہی کام کرنے لگ جائیں۔ تو دنیا کا قائم رہنا مشکل ہو جائے۔ یہ اختلاف دنیا میں اتنا جاری وساری ہے۔ کہ ایک گھر کے رہنے والوں میں اور ایک ہی ماں باپ کی اولاد میں بیٹوں بیٹوں اور لڑکیوں لڑکیوں میں اس قدر اختلاف ہو جاتا ہے۔ کہ بعض اوقات صرف خوراک کے متعلق اختلاف ابتلاء کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ایک بچہ کہتا ہے۔ کہ میں فلاں ترکاری کھاؤں گا۔ تو دوسرا کہتا ہے۔ میں یہ نہیں۔ بلکہ وہ کھاؤنگا۔ ایک ایک پھل کو پسند کرتا ہے۔ تو دوسرا کہتا ہے مجھے یہ پسند نہیں۔ میں تو فلاں لونگا۔ ایک کہتا ہے میں ٹوپی پہنونگا۔ تو دوسرا پگڑی کو پسند کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض یہ اختلاف طبائع میں کھانے پینے پہننے میں اور اخلاق میں اسقدر عظیم الشان ہے۔ کہ قریبی سے قریبی رشتوں میں بھی بالکل نمایاں اور ظاہر نظر آتا ہے۔ ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہونے والے بچوں میں سے کوئی تو گھر میں بیٹھ کر کام کرنا پسند کرتا ہے۔ اور دوسرا باہر چلنے پھرنے میں خوش رہتا ہے۔ ایک کو حساب سے دلچسپی ہوتی ہے۔ دوسرے کو سائنس سے اور تیسرے کو ادب اور شاعری کا مذاق ہوتا ہے۔ پھر ایک قسم کے پیشوں میں بھی آگے اختلاف ہوتا ہے اگر سب تجارت کرتے ہیں۔ تو ایک کسی قسم کی تجارت کرتا ہے۔ اور دوسرا دوسری قسم کی کوئی کسی میں ترقی کرتا ہے اور کوئی کسی میں۔ پھر اگر ترقی کرنے والے نہ بھی ہوں۔ اور صرف دن گزارنے والے ہوں۔ تو بھی کوئی کسی کام سے روٹی کماتا ہے۔ اور کوئی کسی سے۔ پس یہ اختلاف دنیا میں ہر جگہ اور ہر حالت میں پایا جاتا ہے۔ اور انسانی میلان اتنا بیّن اور واضح ہوتا ہے۔ کہ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور جس چیز میں انسان کا طبعی میلان ہو۔ اس کے مطابق اگر اسے کوئی کام پیش آئے۔ اور وہ اس میں بشاشت قلبی محسوس کرے۔ تو وہ نیکی تو ہے۔ مگر اس پایہ کی نہیں۔ جس کا میلان اس کی فطرت میں نہ ہو:۔

حاتم طائی سخاوت میں مشہور ہے

مگر اس کا طبعی میلان سخاوت کی طرف تھا۔ بچپن سے ہی وہ سخاوت کو پسند کرتا تھا۔ بلکہ بچپن میں جب اسے کھانے کے لئے کوئی چیز ملتی۔ تو وہ دوسرے بچوں کو ڈھونڈھتا پھرتا تھا۔ کہ ان میں تقسیم کردے۔ اور اگر کوئی بچہ نہ ملتا۔ تو رو پڑتا۔ کہ کسے دے۔ بسااوقات بچپن میں وہ اپنے کپڑے دوسروں کو دے دیتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ اس کے باپ نے اس ڈر سے کہ وہ گھر کو اجاڑ دے گا۔ اسے جنگل میں اونٹوں کے گلوں پر بھیجدیا۔ اور خیال کیا۔ کہ وہاں تو اس طرح اجاڑا نہیں کر سکیگا۔ وہاں سینکڑوں اونٹ پلتے تھے۔ اتفاق سے وہاں

عرب کے تین مشہور شاعر

آگئے۔ جو اکٹھے کسی میلہ پر شعر کہہ کر واپس آرہے تھے۔ وہ جب اس جگہ پہونچے۔ تو حاتم نے ان کے لئے تین اونٹ ذبح کرڈالے۔ انہوں نے کہا ہم تو صرف تین آدمی ہیں۔ ہمارے لئے ایک ہی اونٹ کافی تھا۔ اس پر اس نے جواب دیا۔ کہ اگر میں ایک ہی اونٹ ذبح کرتا۔ تو یہ صرف ایک کی مہمان نوازی ہوتی۔ اور باقی دو طفیلی ہوتے اور میں مہمانوں میں فرق کرنا پسند نہیں کرتا۔ اس بات کا ان پر اتنا اثر ہوا۔ کہ انہوں نے اس کے خاندان کی تعریف میں کچھ شعر کہدیئے۔ اور اسے سنائے۔ شعر سن کر حاتم نے کہا۔ کہ تم تو بڑے ادیب اور شاعر معلوم ہوتے ہو۔ اور تمہارے یہ شعر ہمارے خاندان کو ہمیشہ کے لئے مشہور کردیں گے۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے یہ اونٹ ہمیں کوئی شہرت نہیں دے سکتے۔ اس لئے تم قرعہ ڈال کر یہ سب اونٹ آپس میں تقسیم کرلو۔ اور لے جاؤ چنانچہ وہ لے گئے۔ کسی نے حاتم کے باپ کو بھی اس کی خبردی۔ چنانچہ وہ آیا۔ اور اس نے پوچھا۔ کہ تم نے یہ کیا کیا۔ حاتم نے جواب دیا۔ کہ تمہارے یہ اونٹ تمہیں کتنا مشہور کرسکتے تھے۔ اگر یہ اونٹ ہوتے۔ تو تمہیں کونسی

خاص شہرت

ہوجاتی۔ جبکہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کئی ایسے لوگ ہیں۔ جو بہت بہت اونٹوں کے مالک اور امیر ہیں مگر دیکھو یہ شعر اوروں کو کہاں نصیب ہوسکتے ہیں۔ یہ تو میں نے تمہارے لئے ایک ایسا شہرت کا ذخیرہ مہیا کردیا ہے۔ جس کے مقابلہ میں اونٹوں کی کوئی حقیقت ہی نہیں۔ آخر تنگ آکر اس کے باپ نے اسے عاق کردیا۔

اور خود کسی اور طرف نکل گیا۔ پس ایسا شخص اگر اسلام میں داخل ہوجائے۔ اور صدقہ و خیرات کرے تو یقیناً یہ اس کا نیک کام ہوگا۔ مگر یہ اس کی کامل نیکی نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس میں اس کی

فطرت کے میلان کا بھی دخل ہے

اسی طرح اگر دنیا کے مشہور جری اور بہادر جیسے ایشیائی پہلوانوں میں رستم اور اسفند یار ہیں۔ اسلام میں داخل ہوکر اپنے اوقات لڑائیوں میں گزاریں تو بے شک ہم کہیں گے۔ کہ وہ جہاد کرتے ہیں۔ مگر ان کا یہ جہاد اس پایہ کی نیکی نہیں ہوگی۔ جتنی اس شخص کی جو لڑائی میں جانا پسند نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں

مومنوں کے متعلق

سورۂ انفال میں فرمایا ہے۔ کہ وہ لڑائی کے لئے ایسی حالت میں نکلتے ہیں کہ وانّ فریقاً من المومنین لکارھون یعنی ان میں سے ایک بڑا گروہ اس سے نفرت کررہا ہوتا ہے بعض لوگ اس کے یہ معنے کرتے ہیں۔ کہ صحابہ کرام لڑائی سے جی چراتے تھے۔ مگر یہ درست نہیں۔ صحابہؓ نے اپنے عمل سے ثابت کردیا کہ وہ اپنی جانوں کو ہرگز اسلام کے مقابلہ میں عزیز نہیں جانتے تھے۔ پس کراہت کے معنے اس جگہ یہ ہیں۔ کہ وہ لڑائی سے نفرت کرتے تھے۔ اس لئے کہ اس میں دوسرے لوگ مارے جائیں گے۔ اور ان دونوں قسم کی کراہتوں میں بڑا فرق ہے۔ ایک کراہت اس شخص کی ہے۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ میں نہ مارا جاؤں۔ وہ بزدل ہے۔ اور ایک اس لئے کراہت کرتا ہے۔ کہ انسانی جانیں ضائع ہوں گی۔ اور مرجانے والوں کے لئے ہدایت کا کوئی موقعہ باقی نہیں رہے گا۔ یہ اعلےٰ

بہادری اور شرافت نفس کی دلیل

ہے۔ پس جو شخص لڑائی اور دنگہ فساد کو پسند کرتا ہے۔ وہ اگر جہاد میں شامل ہو۔ تو یہ اس کی نیکی تو ضرور ہوگی۔ مگر اس پایہ کی نہیں جتنی اس شخص کی جو دنگہ فساد اور قتل و خونریزی کو ناپسند کرتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے صحابہ کے لئے وھم کارھون بمقام مدح میں بیان کیا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ کسی زمانہ میں ان پر یہ الزام لگایا جائیگا۔ جیسے آج کل یورپین مؤرخ کرتے ہیں کہ وہ لوگ لوٹ مار کو پسند کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ صحیح نہیں۔ بلکہ وہ تو لڑائی کو دل سے ناپسند کرتے تھے۔ اور صرف اس صورت میں لڑتے تھے۔ کہ جب دیکھتے کہ اب کافروں نے ان کے لئے اس سے بچنے کا کوئی رستہ نہیں چھوڑا۔ تو یہ ان کی نیکی بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ مجبور ہوکر لڑتے تھے۔ ورنہ وہ کسی کو دکھ دینا پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ اس کی عملی مثال

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی

میں ہمیں ملتی ہے۔ باوجود اس کے کہ آپ نے درجن بھر سے زیادہ لڑائیوں میں حصہ لیا۔ اور باوجود اس کے کہ آپ شدید معرکوں میں جو بلحاظ قتل و خونریزی شدید تھے۔ اگرچہ ان میں حصہ لینے والوں کی تعداد زیادہ نہ ہو۔ کمان کرتے رہے۔ مگر سوائے ایک کے کوئی شخص آپ کے ہاتھ سے مارا نہیں گیا۔ اور وہ بھی اس لئے کہ اس نے خود آپ کے ہی ہاتھ سے مارے جانے پر زور دیا۔ آپ خود اسے بھی مارنا پسند نہ کرتے تھے۔ صحابہ اس کے مقابلہ پر آتے۔ مگر وہ سب سے کہتا۔ کہ تم ہٹ جاؤ۔ میرا مقابلہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے ہے۔ اور میں تم میں سے کسی سے نہیں لڑونگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اسے آنے دو۔ ورنہ آپ پر نعوذ باللہ بزدلی کا الزام لگتا۔ اور غیرت کے خلاف فعل سمجھا جاتا اور جب وُہ آگے آیا۔ تو آپ نے اسے قتل کرنے کی نیت سے نہیں۔ بلکہ صرف اس کے حملہ کو روکنے کے لئے نیزہ کی انی چبھوئی۔ اور اسی سے اللہ تعالےٰ نے اسے اس قدر شدید درد پیدا کر دیا۔ کہ وُہ میدان سے بھاگ گیا۔ اور بعد میں مر گیا۔ گویا اسے بھی آپ نے قتل نہیں۔ بلکہ صرف زخمی کیا۔ اور یہ اتنی عظیم الشان بات ہے۔ کہ دُنیا کی کسی تاریخ میں اس کی مثال نہیں مل سکتی. کہ کوئی جرنیل اور کمانڈر اس قدر معرکوں میں شامل ہوُا ہو۔ اور اس کے ہاتھ سے صرف ایک ہی شخص مارا گیا ہو۔ تو صحابہ عام طور پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص طور پر لڑائی کو ناپسند کرتے تھے۔ مگر باوجود اس کے ان کو لڑائیاں کرنی پڑتی تھیں۔ اس لئے کہ دُشمن ان کو مجبور کر دیتے تھے۔ الا ماشاء اللہ بعض اس کے برعکس بھی ہونگے۔ جو لڑائی کو پسند کرتے ہونگے۔ اور تیز طبیعت بھی ہونگے مگر مستثنیات ہمیشہ قانون کو ثابت کرتی ہیں۔ رد نہیں کرتیں۔

تو وُہ اخلاق جو طبیعت کے خلاف ظاہر ہوتے ہیں۔ وہی نیکی کے کمال پر دلالت کرتے ہیں۔ طبیعت کے میلان کے مطابق جو نیکی ہو۔ وہ کامل نیکی نہیں کہلا سکتی۔ مثلاً

حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام

نے فرمایا۔ کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپیڑ مارے۔ تو دوسرا بھی آگے کر دو۔ اب اگر ان کا سارا کیرکٹر اسی نقطہ کے ارد گرد گھومتا ہے اور یہی بات ان کے ہر عمل میں نظر آتی ہے۔ تو یہ کوئی اعلےٰ خوبی نہیں اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ان کی تمام نیکیوں میں ان کے طبعی میلان کا دخل ہے۔ نیکی دراصل اسی کی ہوتی ہے۔ جس کی زندگی میں

ہر قسم کی نیکیاں

پائی جائیں۔ جیسے ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے عفو میں آپ نے ایسا نمونہ دکھایا۔ کہ اس سے بہتر عفو نہیں ہو سکتا۔ لڑائی میں اس قدر دلیر تھے۔ کہ آپ سے بڑھ کر کوئی دلیر نظر نہیں آتا۔ پالیسی میں اس قدر ذہین تھے۔ کہ آپ سے بہتر تدبیر کرنے والا۔ اور سپاہیوں کو لڑانے والا کوئی دوسرا نہیں ملتا۔ جب آپ تقریر کرتے۔ تو ایسی کہ بڑے بڑے مقررین آپ کے سامنے ہیچ نظر آتے۔ ایک دفعہ آپ تقریر کرنے کے لئے صبح کھڑے ہُوئے۔ تو شام تک تقریر کرتے رہے صرف نماز کے لئے بند کرتے۔ اور نماز پڑھ کر پھر شروع فرما دیتے۔ مگر جب مختصر بات فرماتے۔ تو ایسی کہ اس کی تفسیر میں کئی کتابیں لکھی جا سکیں۔ گویا ایک طرف آپ کے لیکچر میں اتنی وسعت نظر آتی ہے۔ کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اور دوسری طرف اختصاراً کلام فرماتے۔ تو عقل دنگ رہ جاتی۔ جب آپ سخاوت کرتے تو انتہار درجہ کی۔ حتےٰ کہ صحابہؓ کا بیان ہے۔ کہ آپ بالخصوص رمضان میں اس طرح سخاوت کرتے۔ کہ جس طرح تیز آندھی چلتی ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی لا تبذر تبذیرا پر آپ کا عمل تھا۔ یعنی سخاوت کو فضول اور رائگاں نہ گنواتے۔ اور نہ بے محل استعمال کرتے۔ حاتم طائی کی سخاوت تو تھی۔ مگر بے محل کیونکہ وُہ حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ والی سخاوت تھی۔ باپ کے مال پر اس کا کیا حق تھا۔ کہ اسے تقسیم کر دیتا۔ اس کے مقابل پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک طرف تو آپ اس قدر سخی تھے کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ صحابہ رضہ کہتے ہیں۔ کہ رمضان کے دنوں میں آپ اس طرح سخاوت کرتے کہ گویا تیز آندھی چل رہی ہے۔ مگر دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے ایک دفعہ آپ کی عزت کی۔ اور کہا۔ کہ آپ پانچ آدمیوں کو ساتھ لے آئیں۔ آپ نے پانچ آدمیوں کو ساتھ لیا۔ اور اس کے گھر کی طرف چلے۔ رستہ میں ایک چھٹا آدمی ساتھ شامل ہو گیا۔ بعض طبائع بے تکلف ہوتی ہیں۔ اور ایسے لوگ خود بخود ساتھ ہو جایا کرتے ہیں جب آپ اس شخص کے دروازے پر پہنچے تو فرمایا۔ کہ اس نے صرف پانچ آدمیوں کی اجازت دی تھی۔ چھ کی نہیں۔ گویا جب

دوسرے کے حق کا سوال

پیدا ہُوا۔ تو آپ نے اس قدر احتیاط کی۔ یوں تو آپ فرمایا کرتے تھے۔ ایک آدمی کا کھانا دو کھا سکتے ہیں۔ مگر اس وقت یہ نہیں فرمایا۔ کہ پانچ کا کھانا چھ کھا لیں گے۔ کیونکہ یہاں سخاوت کا نہیں۔ بلکہ دوسرے کے حق کا سوال تھا۔ جب آپ قضا فرماتے۔ تو یہی نظر آتا تھا کہ آپ بہترین قاضی ہیں۔ اور ساری توجہ آپ کی اسی کام کی طرف ہے لیکن جب تدریس فرماتے۔ تو یہی معلوم ہوتا۔ کہ آپ کا سارا میلان اسی کی طرف ہے۔ اور آپ بہترین مدرس ہیں۔ پھر جب آپ تربیت فرماتے۔ تو یہی معلوم ہوتا۔ کہ آپ بالکل ایسے ہیں۔ جیسے تربیت کرنے والے اور بوائے اسکاوٹوں (بوائے سکاؤٹوں) وغیرہ کے افسر ہوتے ہیں۔ اور گویا آپ صرف مربی ہیں۔ پھر جب مجلس میں بیٹھے تو صحابہ رضہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم میں سے ہر شخص یہی خیال کرتا تھا۔ کہ آپ میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اور یہ نظر آتا تھا کہ آپ کو ان لوگوں کے سوا اور کسی کا۔ بلکہ اپنے گھر والوں کا بھی کوئی خیال نہیں۔ لیکن جونہی گھر میں قدم رکھتے۔ آپ کی بیویاں خیال کرتیں۔ کہ آپ سے زیادہ محبت کرنے والا خاوند دُنیا بھر میں نہیں ہوگا۔ آپ جب بچوں سے ملتے۔ تو معلوم ہوتا۔ کہ آپ ایک

خوش مذاق نوجوان

ہیں۔ اور بچوں سے کھیلنے میں ہی ساری لذت محسوس کرتے ہیں۔ کسی بچہ کو کندھے پر اٹھاتے۔ کسی کو چھیڑتے. کسی کو پیار فرماتے ہیں۔ مگر جب بوڑھوں میں جاتے۔ تو ایسا نظر آتا۔ کہ بڑھاپا ہی بڑھاپا ہے۔ آپ کے مونہہ سے عقل اور تدبیر کے پھول جھڑتے ہیں۔ جب آپ دوستوں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے ان کے سوا آپ کو کسی کا خیال تک نہیں۔ مگر جب دُشمن کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ وُہ بھی اتنا ہی آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ جتنا دوست۔ مختصر یہ کہ دُنیا کی کوئی نیکی ایسی نہیں جس میں آپ نمایاں نظر نہیں آتے۔ اور نیکی اسی کا نام ہے۔ یہ نیکی نہیں۔ کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپیڑ مارے۔ تو دوسرا بھی آگے کر دو۔ یہ تو طبیعت کا میلان ہے نیکی یہی ہے۔ کہ ایک تھپیڑ کھا کر دوسرا آگے کرنے کے موقعہ پر آگے کر دیا جائے۔ اور مقابلہ کرنے کے موقعہ پر مقابلہ کیا جائے۔ ہاتھ کھولنے کے موقعہ پر کھولا جائے۔ اور بند رکھنے کے موقعہ پر بند رکھا جائے

دوستوں کے حقوق کے تحفظ کا سوال

ہو۔ تو اس کا خیال رکھا جائے۔ اور دُشمنوں سے انصاف کا موقعہ ہو۔ تو اس کا۔ قضا کے موقعہ پر بہترین قاضی بنا جائے۔ اور لڑائی کے موقعہ پر بہترین جرنیل۔ تعلیم کا معاملہ ہو۔ تو انسان معلم بنے۔ اور تربیت کا وقت ہو۔ تو مربی اور اخلاق بیان کرنے کا وقت ہو۔ تو عظیم الشان فلسفی نظر آئے۔ غرضکہ

382

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری نیکیوں کا خیال

رکھا جائے۔ یہی حقیقی اور کامل نیکی ہے کیونکہ یہ ساری چیزیں طبیعت کا میلان نہیں ہو سکتیں۔ ایسی حالت میں ماننا پڑے گا۔ کہ اگر کچھ چیزیں طبیعت کا میلان ہیں۔ تو کچھ ایسی بھی ہیں۔ جو محض نیکی کی خاطر اور خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے کی جا رہی ہیں۔ یہ چیز ہے۔ جو دنیا میں نیکی کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جو لوگ چندہ دے کر یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہم نے بڑا کام کر لیا اب نمازوں کی کیا ضرورت ہے۔ یا جو نمازیں پڑھ کر خیال کر لیتے ہیں۔ کہ اب ہمیں زکوٰۃ کی ضرورت نہیں۔ حج کر لیا۔ تو خیال کر لیا کہ اب عمرہ کی کیا حاجت ہے۔ روزہ رکھ کر سمجھ لیا۔ کہ اب ہمیں اپنی یا ہمسائیوں کی تربیت اور لوگوں کے اخلاق کی نگرانی کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ صرف اپنے اپنے میلانات طبائع کی اتباع کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے احکام کی نہیں۔ اور ایسے لوگ کبھی صحیح قومی ترقی حاصل نہیں کیا کرتے۔ یہ مقصد ہے۔ جسے تم نے حاصل کرنا ہے۔ اور تم اس مقصد کے حصول کا ارادہ کر کے کھڑے ہوئے ہو۔ اس کا نام خواہ تحریک جدید رکھ لو۔ یا تحریک قدیم۔ نام سے کوئی غرض نہیں۔ اصل مقصود کام ہے اس کا نام خواہ کچھ رکھ لیا جائے اور یہ تحریک جدید نہیں بلکہ اسے تم تحریک اقدم کہہ سکتے ہو۔ کیونکہ یہ آدم کے وقت سے ہے۔ کوئی نئی تحریک نہیں سوال یہ ہے۔ کہ

یہ کام ہم نے کرنا ہے

یا نہیں اور میرا نقطہ نگاہ تو یہ ہے خواہ کوئی اس سے متفق ہو یا نہ ہو۔ کہ اگر ہم نے اس بات کو پورا نہ کیا۔ اور قومی زندگی کو اس طرح نہ بدلا۔ تو ہم اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور ہمیشہ ناکام و نامراد رہیں گے۔ اگر واقعی ہمارا یہی مقصود ہے۔ تو ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا پڑے گا۔ کہ اس راہ میں کیا کیا روکیں ہیں۔ اور کن کن قربانیوں کی ہمیں ضرورت ہے۔ اور جب تک اس کے متعلق اپنے قلوب میں قطعی فیصلہ نہ کر لیں۔ اس جہت میں کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ کوئی کام مشکل نہیں ہوتا۔ مشکل اس کا سمجھ لینا اور ارادہ کر لینا ہوتا ہے۔ جب یہ ہو جائے تو پھر کام آسان ہوتا ہے جو شخص کام کو سمجھتا نہیں۔ اور صرف رو میں بہتا ہے۔ وہ کامیاب نہیں ہو سکتا مثلاً اگر جہاد کا وقت ہوا۔ تو اس کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھے بغیر شامل ہو گیا۔ تو جب اسے مشکلات نظر آئیں گی۔ بھاگ اٹھے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی جو بغیر سوچے سمجھے ساتھ ہو لیتے۔ ان میں سے ہی بعض لڑائی میں سے بھاگ بھی آیا کرتے تھے۔ پس کام میں روکیں صرف اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ کہ بعض لوگ حقیقی طور پر اسے سمجھتے نہیں بعض لوگ تو بے سوچے ہی داخل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ ہم نے سمجھ لیا ہے۔ مگر حقیقتاً سمجھا نہیں ہوتا۔ اور محض رو میں یہ کر شامل ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب مشکلات دیکھتے ہیں۔ تو پھر پیچھے ہٹتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اپنی

بہادری کی علامت کے طور پر شیر کی تصویر

کندھے پر گدوانے گیا تھا۔ پرانے زمانہ میں یہ رواج تھا۔ کہ لوگ اپنے جسموں پر مختلف تصویریں گدوا لیتے تھے۔ اور اس سے مراد یہ ہوتی تھی۔ کہ ہمارے اخلاق اس تمثیل کے صاحب کی طرح ہیں۔ مثلاً کوئی عقاب کی تصویر گدوا لیتا تھا۔ اور اس کا مطلب یہ ہوتا۔ کہ میں دشمن پر عقاب کی طرح جھپٹتا ہوں۔ اور اسے اٹھا کر لے جاتا ہوں۔ یا سانپ کی تصویر گدوالی۔ جس کے معنے یہ ہوتے کہ میں سانپ کی طرح دشمن کو ڈس لیتا ہوں۔ اور پھر وہ بچ نہیں سکتا۔ یہ شخص جس کی کہاوت ہے۔ اس کو یہ وہم تھا۔ کہ میں بڑا بہادر ہوں۔ اور اس نے سوچا۔ کہ سب سے زیادہ بہادر تو شیر ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے اپنے جسم پر شیر کی تصویر گدوا لینی چاہیئے چنانچہ وہ گدوانے والے کے پاس گیا اور اسے کہا کہ شیر کی تصویر گود دو۔ اس نے جب سوئی ماری کہ نشان کر کے اس میں سرمہ بھرے۔ تو اس نے پوچھا۔ کہ کون حصہ گودنے لگے ہو۔ اس نے کہا۔ کہ دایاں کان۔ وہ کہنے لگا پہلے یہ بتاؤ۔ کہ اگر شیر کا دایاں کان نہ ہو۔ تو وہ شیر رہتا ہے یا نہیں اس نے کہا رہتا تو ہے۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ کہ بس پھر یہ چھوڑ دو۔ اس نے پھر سوئی ماری تو اس نے پوچھا اب کیا گودتے ہو۔ اس نے کہا بایاں کان۔ کہنے لگا اچھا یہ بتاؤ۔ اگر شیر کا بایاں کان نہ ہو۔ تو وہ شیر رہتا ہے یا نہیں۔ وہ کہنے لگا رہتا تو ہے۔ کہنے لگا کہ بس پھر یہ بھی چھوڑ دو۔ اس کے بعد اس نے پھر سوئی ماری۔ تو اس نے پوچھا کہ اب کیا گودتے ہو۔ اس نے کہا کہ دم۔ کہنے لگا۔ اگر دم نہ ہو تو کیا شیر نہیں رہتا اس نے کہا رہتا تو ہے۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ کہ بس پھر دم بھی چھوڑ دو۔ اسی طرح بعض اور اعضاء کے گودنے کے متعلق بھی اس نے ایسا ہی کہا۔ اس پر گودنے والا سوئی رکھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے پوچھا کہ گودتے کیوں نہیں۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ بس اب شیر کا کچھ نہیں رہ گیا۔ کیونکہ جب نہ کان ہوں نہ دم نہ ٹانگیں تو شیر کا رہ کیا گیا۔ دراصل یہ مثال اخلاقی حالت بیان کرنے کے لئے ہے۔ جو شخص یہ سوچتا رہتا ہے۔ کہ اگر یہ بات نہ ہو۔ تو

میں احمدی رہ سکتا ہوں یا نہیں

اور وہ نہ ہو تو رہ سکتا ہوں یا نہیں۔ اس کی احمدیت باقی نہیں رہ سکتی۔ باقی اسی کی رہتی ہے۔ جو یہ خیال کرتا رہتا ہے کہ اگر یہ بات بھی شامل ہو جائے۔ تو میری احمدیت اور اچھی ہو جائے گی۔ اور اگر فلاں بھی کر سکوں۔ تو اور بھی اچھی ہو جائے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ میں درس دے رہا تھا۔ کہ ایک رئیس وہاں آ کر بیٹھ گیا۔ میں پڑھا رہا تھا۔ اور میں نے بتایا۔ کہ دوزخ دائمی نہیں۔ بلکہ ایک وقت یہ سزا منقطع ہو جائے گی۔ اور جنت حاصل ہو جائے گی۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ کہ پھر یہ تو بڑا مزا ہے۔ ہم اس دنیا میں بھی عیش کرتے ہیں۔ اور اگلے جہان میں بھی تھوڑی سی سزا کے بعد جنت حاصل کر لیں گے۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ وہ بڑا آدمی تھا۔ میں نے خیال کیا۔ کہ یہ ایسی ہی مثال سے سمجھے گا۔ میں نے کچھ روپے نکال کر رکھ دیئے۔ اور کہا کہ گلی میں چل کر مجھے دو تین جوتے مار لینے دیں۔ اور یہ روپے لے لیں۔ اس پر وہ بہت غصہ میں آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ تم مولوی لوگ ایسے ہی بد تہذیب ہوتے ہو۔ یونہی عالم بنے پھرتے ہو۔ میں نے کہا۔ کہ اگر واقعی تم اس بات کو پسندیدہ سمجھتے ہو۔ کہ اگلی پچھلی مخلوق کے سامنے دوزخ کی سزا برداشت کر کے جنت لے لو۔ تو پھر گلی میں چل کر چند آدمیوں کے سامنے جوتے کھا کر انعام کیوں نہیں لیتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم نے جو بات کہی تھی وہ جھوٹ تھی۔

پیاری بہن جی!

اگر آپ پر در روگ یعنی سیلان الرحم یا لیکوریا سے (جس میں کہ لیسدار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے) دکھی ہیں۔ تو آپ کوئی عام دوائی استعمال مت کیجئے۔ میرے پاس اس کی ایک خاص مجرب و آزمودہ دوائی ہے۔ اور اس نسخہ سے بیشمار دکھی بہنیں فیض یاب ہو چکی ہیں۔ میں نے خود بیماری پاک اور دیگر بیشمار یونانی۔ ویدک اور ڈاکٹری پیٹنٹ ادویات پر سینکڑوں روپے برباد کئے اور آخر اسی دوائی سے مستقل صحت حاصل کی۔ اب میں نے عام پبلک کیلئے اس کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ مقرر کر رکھی ہے۔ جس بہن کو ضرورت ہو مجھ سے منگا سکتی ہے۔

نوٹ:- کوئی بھائی یا بہن مجھے کسی اور دوائی کیلئے تحریر نہ کریں۔

بی بی رام پیاری۔ جالندھر شہر

383

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دراصل تم اس کے لئے تیار نہیں ہو تو کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جو یہی خیال کرتے رہتے ہیں۔ کہ چلو یہ بات نہ کی۔ تو کیا احمدی نہ رہیں گے۔ مجھے یاد ہے۔ جب مولوی محمد احسن صاحب فوت ہوئے۔ اور میں نے ان کا جنازہ پڑھا۔ تو بعض لوگوں نے مجھے لکھا۔ کہ جب آپ نے ان کا بھی جنازہ پڑھ لیا۔ تو پھر بیعت کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے لوگوں کے خیال میں مدارج کا فرق کوئی فرق ہی نہیں ہوتا۔ حالانکہ بیعت اور عدم بیعت کا فرق تو الگ رہا۔ رنگ میں اگر انیس بیس کا فرق ہو۔ تو وہ بھی فرق ہی ہوتا ہے۔ گورنمنٹ بی۔ اے پاس لوگوں کو بھی نوکریاں دے دیتی ہے مگر کیا پھر لوگ ایم۔ اے پاس کرنا چھوڑ دیتے ہیں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر میں فرق تھوڑا ہی ہوتا ہے۔ مگر کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ لوگ پھر کمشنری کا خیال ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اگر کچھ فرق ہے تو کیا ہوا۔ اور جب دُنیا میں کچھ فرق کا خیال نہیں چھوڑا جا سکتا۔ اور بندوں کا کچھ بھی بڑا سمجھا جاتا ہے۔ تو کیا خدا کا کچھ ہی ایسا بے حقیقت ہے کہ اس کا خیال نہ کیا جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک بھانجے تھے۔ آپ ایک دفعہ ان پر ناراض ہوئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چونکہ کوئی اولاد نہ تھی۔ اور ان کی جائیداد رشتہ داروں میں ہی تقسیم ہونی تھی۔ اس بھانجے نے کہیں کہہ دیا تھا۔ کہ یہ سخاوت بہت کرتی ہیں۔ انہیں روکنا چاہئیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ سُنا۔ تو بہت ناراض ہوئیں۔ اور قسم کھائی۔ کہ میں آئندہ کبھی اس کی شکل نہ دیکھوں گی۔ اور اگر دیکھوں۔ تو کچھ صدقہ کروں گی۔ اس ناراضگی پر کچھ عرصہ گزر گیا۔ تو اس بھانجے نے بعض صحابہ رضی سے کہا۔ کہ ناراضگی دُور کرا دو۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم اتنا کر دیں گے۔ کہ تمہیں اندر لے جائیں۔ کیونکہ بغیر اذن کے وُہ اندر نہ جا سکتے تھے۔ آگے اندر جا کر تم اپنی خالہ سے لپٹ جانا۔ اور معافی لے لینا۔ چنانچہ چھ سات صحابہ مل کر گئے۔ اور دروازہ پر جا کر اجازت مانگی حضرت عائشہ رضی نے دریافت فرمایا۔ کہ کون ہیں؟ تو انہوں نے دو چار کا نام لے دیا۔ اور کہا۔ کہ یہ اور کچھ اور ہیں۔ حضرت عائشہ رضی نے پردہ کھینچ دیا اور اجازت دے دی۔ چنانچہ یہ اندر گئے۔ اور ساتھ ہی وُہ بھانجا چلا گیا اور پھر پردے کے اندر جا کر آپ سے لپٹ گیا۔ اور معافی مانگنے لگا۔ حضرت عائشہ رضی نے اسے معاف تو کر دیا۔ مگر اس کے بعد جو غلام بھی آپ کے پاس آتا۔ اسے آزاد کر دیتیں۔ اور فرماتیں۔ کہ میں نے کہا تھا۔ کہ کچھ صدقہ کروں گی۔ اب مجھے کیا علم ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک کچھ کی حدبندی کیا ہے؟

تو یہ کتنی نادانی کی بات ہے کہ لوگ

کچھ فرق کو بے حقیقت سمجھتے ہیں

حالانکہ خدا تعالےٰ کے کچھ کا فرق انسانی کچھ کے مقابلہ میں ذرہ اور سُورج کا فرق ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے۔ کہ وہ خاک کا ذرہ ہو۔ اور سُورج نہ ہو۔ ابوجہل بھی انسان تھا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انسان تھے۔ مگر کیا تم یہ پسند کرتے ہو۔ کہ تم ابوجہل بن جاؤ۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انسان تھے۔ اور وُہ مسلمان بھی جو ہمیشہ غلطیاں کرتے اور جھاڑیں کھایا کرتے تھے۔ پھر کیا تم اس وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثیل بننے کی کوشش نہ کرو گے۔ کہ دوسرے بھی انسان تھے اگر جنازہ پڑھا جانا ہی معیار ہے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی جنازہ پڑھا گیا تھا۔ اور ایک ادنےٰ مسلمان کا بھی پڑھا جاتا ہے پھر کیا دونوں ایک ہی ہیں۔ کیا یہی جنازہ ایک معیار ہے۔ تو بعض لوگوں کا نقطۂ نگاہ یہی ہوتا ہے۔ ہر بات کے متعلق وُہ یہی کہہ دیتے ہیں۔ کہ اگر یہ نہ ہوئی۔ تو کیا ہم احمدی نہ رہیں گے جب دیکھتے ہیں۔ کہ کسی بات پر وُہ شدید گرفت کے نیچے نہیں آئیں گے تو اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مگر صحابہ کا نقطۂ نگاہ اس کے بالکل الٹ تھا۔ ایک صحابی ایک دفعہ کسی جنازہ کے پاس سے گزرے تو انہیں بتایا گیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو کسی کا جنازہ ادا کرے اور پھر دفن تک ساتھ رہے۔ تو اسے اُحد کے پہاڑ کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے۔ یہ سُنکر انہوں نے افسوس سے کہا۔ کہ ہم نے تو کئی اُحد ضائع کر دیئے۔ یہ اعلےٰ درجہ کی قربانیوں میں سے تو نہیں۔ مگر یہ بات سُنکر بھی وُہ برداشت نہ کر سکے۔ اور یہ اُحد بھی تو صرف سمجھانے کے لئے کہا گیا ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ کا ثواب تو ساری دُنیا کے پہاڑوں سے بھی بھاری ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ ہم ادنےٰ درجہ کے مومن کو بھی جو انعام دیں گے۔ وُہ زمین آسمان کے برابر ہوگا۔

پس یہ خیال کہ بعض نیکیاں اگر چھوٹ جائیں۔ تو کیا حرج ہے۔ کافر اور منافق بنانے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ یوں کوئی چھوٹ جائے۔ تو علیحدہ بات ہے مگر اس نیت سے نہ چھوڑے۔ کہ یہ معمولی بات ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ ہر انسان اس میں کامیاب نہیں ہوسکتا کہ ساری نیکیاں کرے۔ مگر جو یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ اگر کوئی چھوٹ جائے۔ تو کیا حرج ہے اسکی سو میں سے اگر ایک بھی چھوٹ جائے۔ تو باقی ننانوے بھی ساتھ ہی ضائع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے بیشتر اس کے کہ میں وُہ باتیں بیان کروں۔ جو میں تحریک جدید کے سلسلہ میں کہنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ جماعت

اپنی ذہنیت میں تبدیلی

کرلے۔ اور جو تبدیلی نہیں کریگا۔ وہ یا تو منافق بنے گا۔ اور یا پھر ہمارے رستہ میں پتھر بنکر رکاوٹ پیدا کریگا۔ آئے دن ان کی طرف سے فتنے اُٹھتے رہیں گے سفر میں جو شخص ساتھ چلنا چاہے مگر چل نہ سکے۔ وُہ ہمیشہ دوسروں کے لئے مصیبت ہی بناکرتا ہے۔ کبھی کہتا ہے۔ ذرہ بیٹھ جاؤ۔ سانس لے لیں کبھی کہتا ہے۔ پانی پی لیں اور کبھی یہ کہ پیشاب کرلیں۔ اور اسطرح دوسروں کا سفر بھی خراب کرتا ہے۔ لیکن جب ذہنیت میں تبدیلی پیدا ہو جائے۔ تو ہر شخص اپنی ذمہ واری کو سمجھتا ہے۔

ناک کے ڈاکٹروں کیلئے دس ہزار روپیہ انعام

ناک میں مسّہ پیدا ہو گیا ہو۔ ناک سے چھیچھڑے آتے ہوں۔ یا لمبا لمبا جما ہُوا مواد نکلتا ہو۔ اکثر نزلہ یا زکام رہتا ہو۔ یا نکسیر پھوٹتی ہو۔ ناک سے بدبُو آتی ہو۔ یا سونگھنے کی قوت میں فتور آگیا ہو۔ ناک اکثر بند رہتا ہو۔ یا چھینکیں آتی ہوں ناک میں سوزش یا گلے میں مستقل خرابی رہتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے ہماری بھاٹیکی ناک کی دوائی (رجسٹرڈ) نہایت جادو اثر و تیر بہدف اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ ہم عرصہ دراز سے صرف یہی ایک ہی دوائی بیچنے کا بیوپار کر رہے ہیں۔ اور ہماری دوائی ہندوستان کے ہر حصّے کے علاوہ سیام۔ ملایا۔ نیوزیلینڈ۔ سماٹرا۔ عراق۔ افریقہ۔ انگلستان اور امریکہ وغیرہ دوسرے ملکوں میں بھی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ چونکہ آجکل جھوٹی اشتہار بازی بہت ہو رہی ہے۔ اسلئے ہمارا عام اعلان ہے کہ اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہماری زیر نگرانی اسے مریضوں پر استعمال کر کے ثابت کرے کہ یہ دوائی اصلی نہیں ہے تو ہم اسے مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دینگے۔

بھگتوں کی دُکان (رجسٹرڈ) (ناک کی مشہور دوائی بیچنے والے) بھگت بلڈنگ بھگت بازار۔ ڈاکخانہ بھگت بازار جالندھر شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ جلسہ کے ایام قریب ہیں۔ اس لئے میں اس وقت اہم تفاصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق دی۔ تو انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے بعد بیان کروں گا۔ مگر فی الحال دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذہنیت میں تبدیلی پیدا کریں۔ اس کے متعلق میں نے پہلے بھی بعض خطبے پڑھے تھے۔ اور توجہ دلائی تھی۔ کہ جب تک ہماری ذہنیت میں تبدیلی نہ ہو۔ کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ جب تک ہمارا دانا اور ہمارا نادان۔ عالم اور ان پڑھ چھوٹا اور بڑا۔ بچہ اور بوڑھا یہ سمجھ نہیں لیتا۔ کہ اسلام دراصل ایک خاص قسم کے قوانین کے مجموعہ کا نام ہے۔ اور جب تک ہم ان کو جاری نہیں کر لیتے اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے اسلام نہ کسی کلمہ کا نام ہے۔ اور نہ کسی اقرار کا۔ یہ کلمہ اور اقرار تو صرف علامتیں ہیں۔ اور تعلیمات کے خلاصے ہیں۔ ورنہ اسلام ایک

وسیع تمدنی دائرہ

کا نام ہے جسے قائم اور مکمل کئے بغیر قومی زندگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب ہم اس دائرہ کو مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں، جب اس کعبۃ اللہ کی تعمیر کر لیں۔ اسی وقت ہم کامیاب ہونگے اسی وقت بیج شروع ہوگا۔ لیکن جب تک وہ دائرہ ہم مکمل نہیں کر لیتے۔ جب تک وہ گھر نہیں بنا لیتے۔ اس وقت تک کامیابی کی تمام امیدیں محض وہم ہیں۔ جن کے اندر کوئی حقیقت نہیں ؂

جیسا کہ میں کہہ آیا ہوں۔ تفاصیل تو انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے بعد بیان کروں گا۔ مگر بعض چھوٹی چھوٹی چیزوں کا ذکر اس اثناء میں بھی کرتا رہوں گا چنانچہ ایک آج بیان کرتا ہوں۔ جو یہ ہے۔ کہ نوجوان نکلیں۔ اور باہر جائیں۔ تحریک جدید کے شروع میں بھی میں نے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اور بہت سے نوجوان نکلے بھی تھے۔ مگر ان کے نکلنے کا طریق زیادہ مفید نہیں تھا۔ اور اس لئے جن ممالک میں ہم جانا چاہتے تھے۔ اور جس رنگ میں کام کرنا چاہتے تھے نہیں کیا جاسکا بے شک انہوں نے قربانیاں کیں۔ مگر صحیح طریق پر ان کی قربانیوں کو استعمال نہیں کیا جا سکا۔ اس لئے میں دوستوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس رنگ میں اپنے آپ کو وقف کریں۔ کہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مبلغ بن سکیں میں نے پچھلے سے پچھلے خطبہ میں بھی بیان کیا تھا۔ کہ ہمیں ایسے

نوجوانوں کی ضرورت

ہے۔ جو یا تو انگریزی دان ہوں۔ اور ہم انہیں دینی تعلیم دلا دیں۔ یا ایسے عالم ہوں۔ جن کو یورپین زبانیں سکھا لیں۔ پہلا حملہ تو ہو چکا۔ اس وقت ہمیں جو ملا اُسے جہاں بھیجنا پسند کیا۔ بھیج دیا۔ اس سے ہم نے تجربہ حاصل کیا۔ نتیجہ نکالا۔ خطرات دیکھے۔ فوائد کا مشاہدہ کیا۔ اور آئندہ کے لئے نقائص کو دور کرنے کے لئے اپنے ذہن میں بعض تدابیر کا اندازہ کیا اب دوسرا قدم ہمیں ایسے رنگ میں اٹھانا چاہیئے۔ کہ یا تو یورپین زبانوں کے ماہرین کو دین سکھائیں۔ اور یا علماء کو زبانیں سکھا کر باہر بھیجیں۔ تا وہ باہر جا کر مکمل تبلیغ کر سکیں۔ پس جماعت کے نوجوانوں کو میں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ آگے آئیں۔

پہلا تجربہ

ان کے سامنے موجود ہے۔ اس لئے وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ جس وقت فوری ضرورت ہو۔ اس وقت کا معیار اور ہوتا ہے۔ اور دوسرے وقت کا اور۔ اس وقت ہم صرف تجربہ کرنا چاہتے تھے۔ کہ کس طرح آواز کو غیر ممالک میں پہونچا سکتے ہیں۔ اور دنیا کو دکھانا چاہتے تھے۔ کہ ہم میں ایسے نوجوان موجود ہیں۔ جو

خطرات سے بے پرواہ ہو کر

اسلام کی تبلیغ کے لئے باہر نکل جائیں لیکن اب ہم مستقل صورت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہمارے پاس مستقل طریق پر کام کرنے والے ہوں۔ اور جو ایسے اخلاص اور جذبۂ اطاعت کے ماتحت اپنے آپ کو پیش کریں۔ کہ جس میں کوئی کیا اور کیوں نہ ہو۔ جو شخص کیا اور کیوں کہتا ہے۔ وہ کبھی سپاہی نہیں بن سکتا۔ سپاہی وہی ہو سکتا ہے۔ جو ان الفاظ کو بھول جائے۔ اور جو شخص اطاعت اور فرمانبرداری کا مفہوم جانتا ہے۔ وہ سوال نہیں کیا کرتا۔ حکم کے مقابلہ میں کیوں اور کیا نہیں پوچھا کرتا ؂

پس

کامل اطاعت اور فرمانبرداری نہایت ضروری ہے

اور یہ صرف خلیفہ سے ہی مخصوص نہیں بعض لوگ اس وہم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کہ بس خلیفہ کی بات ماننا ہی ضروری ہے۔ اور کسی کی ضروری نہیں۔ خلیفہ کی طرف سے مقرر کردہ لوگوں کا حکم بھی اسی طرح ماننا ضروری ہوتا ہے۔ جس طرح خلیفہ کا۔ کیونکہ خلیفہ تو براہ راست ہر ایک شخص تک اپنی آواز نہیں پہنچا سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصیٰ امیری فقد عصانی جس نے میرے مقرر کردہ افسر کی اطاعت کی۔ اس نے گویا میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے مقرر کردہ افسر کی نافرمانی کی۔ اس نے میری نافرمانی کی ایسا خلیفہ کون ہو سکتا ہے۔ جو تمام افراد تک براہ راست اپنی آواز پہونچا سکے۔ ایسا تو نبی بھی نہیں کر سکتا بلکہ خدا تعالےٰ گو اس پر قادر ہے۔ مگر عملاً ہر ایک تک اپنی آواز نہیں پہونچاتا۔ اس قسم کی باتیں کرنے والوں کے اندر بھی وہی روح ہوتی ہے۔ جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم نے ظاہر کی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ اگر خدا ہم سے کہے۔ تو ہم مانیں گے۔ خدا تو ایسا کر سکتا ہے۔ مگر کرتا نہیں۔ لیکن خلیفہ تو کر ہی نہیں سکتا۔ پس جب خدا جو کر سکتا ہے۔ وہ ایسا نہیں کرتا۔ اور جو کر ہی نہیں سکتا۔ وہ کس طرح کرے

خدا تعالےٰ کے لئے

کر نہ سکنے کا سوال نہیں۔ بلکہ حکمت کا سوال ہے۔ مگر خلفاء تو نہ ایسا کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی حکمت ایسا کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ سوائے اس کے کہ ملانوں کی طرح پانچ سات طالب علم لے کر بیٹھ جائے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ خلیفہ کے ماتحت افسر ہوں۔ جن کی اطاعت اسی طرح کی جائے۔ پس وہی

نوجوان اپنے آپکو پیش کریں

جو اس بات پر آمادہ ہوں کہ کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں گے۔ عقل سے کام لیں گے

سرمہ بے نظیر

اس سرمہ کا نسخہ ہمیں دواخانہ کے سرپرست اعلےٰ سے دستیاب ہوا ہے اور مہینوں کی محنت سے تیار ہوا ہے یہ سرمہ کیا ہے۔ ایک سرچشمہ نور ہے۔ اور آنکھوں کی قوتوں کا محافظ ہے نظر کی کمزوری خواہ عمر کے کسی حصہ میں ہو دور کرتا ہے۔ آنکھوں میں جالا پڑ گیا ہو پانی بہتا ہو۔ یا روہے دکھنے ہو گئے ہوں۔ تو اس کے فوائد بھروسے کے قابل ہیں۔ پس طالب علموں جوانوں اور بوڑھوں کے لئے ہمارا مشورہ یہی ہے۔ کہ آنکھوں کی حفاظت کرتی ہے تو اس سرمہ سے فائدہ اٹھائیں قیمت فی تولہ عا؍ جلسہ سالانہ کے لئے عہ؍ تولہ قادیان میں ویدک یونانی دواخانہ کی دوکان سے مل سکے گا ؂

مینیجر ویدک یونانی دواخانہ دھلی

384

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسرے محنت کر سکتے ہوں۔ چوتھے اخلاص سے کام کرنے والے ہوں۔ اور پانچویں قابلیت رکھتے ہوں۔ ان اوصاف کے ساتھ ہی یہ وقف مفید ہو سکتے ہیں۔ قابلیت اور اطاعت کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اخلاص نہ ہو۔ تو بھی انسان ایسے ایسے اعتراض کرتا رہتا ہے۔ کہ بجائے مفید ہونے کے نقصان کا موجب ہو جاتا ہے۔ پھر محنت بھی ضروری ہے۔ جو شخص محنت نہیں کرتا۔ اس کے ہاتھ سے کئی چیزیں چھوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی سوراخ ایسے رہ جاتے ہیں۔ جن سے خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے کوئی شخص کنوئیں کی چادر میں پانی ڈال لے۔ تو اگر تو اس کے چاروں کونوں کو پکڑ کر رکھے۔ تو وہ محفوظ رہے گا لیکن اگر ایک بھی چھوٹ جائے۔ تو پانی گر جائے گا۔ پھر عقل بھی ضروری ہے۔ اگر عقل نہ ہو۔ تو علم اور اخلاص بھی کام نہیں دے سکتا۔

مُعجزہ!

میرے پاس ہجیروں یعنی کنٹھ مالا (خنازیر) کیلئے ایک بالکل بےضرر اپنی خاندانی سنیاسی اکسیر ہے۔ یہ واقعی ایک معجزہ ہے کیونکہ اسکی ایک ایک ٹی کی صرف تین ہی خوراک کا کورس ہے اور گذشتہ ۱۲ سال کے عرصہ میں خود میرے اپنے ہاتھ سے کئی ہزار مریض اسکے استعمال سے مکمل و مستقل صحت حاصل کر چکے ہیں۔ اس خیال سے کہ کوئی مریض بھی اس نایاب اکسیر کے فائدہ سے محروم نہ رہے۔ میں نے شروع سے ہی قیمت صرف حسب حیثیت مریض رکھی ہوئی ہے ضرورتمند اصحاب بذریعہ ڈاک بھی منگا سکتے ہیں۔

دیوان پنڈی داس چوپڑہ بی۔ اے۔ جالندھر شہر

بعض احادیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کہ

زاہد بہتر ہے۔ یا عاقل

آپؐ نے فرمایا۔ عاقل کئی گنا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ زاہد تو صرف اپنی ذات کو ہی فائدہ پہونچاتا ہے۔ مگر عاقل دوسروں کو بھی۔ بعض لوگوں نے کتابیں تو رٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ مگر یہ نہیں جانتے کہ علم کو استعمال کہاں کرنا ہے۔ اور کیسے کرنا ہے۔ قابلیت سے میری مراد دراصل علم ہے۔ جس سے کام اور اس کے کرنے کا طریق معلوم ہوتا ہے اور عقل اس علم کے استعمال کا محل بتاتی ہے۔ اور اخلاص۔ استقلال اور مداومت سے عقل کو کام پر لگائے رکھتا ہے۔ جب یہ چیزیں جمع ہو جائیں۔ اور پھر ساتھ محنت کی عادت اور اطاعت کا جذبہ ہو۔ تو پھر کامیابی ہی کامیابی ہوتی ہے۔ لیکن ان کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔

میں نے دیکھا ہے۔ کہ تحریک جدید کے تمام کاموں سے زیادہ دقتیں **تحریک جدید کے بورڈنگ میں** پیش آئی ہیں۔ اتفاق سے ہمیں وہاں کام کرنے کے لئے ایسے آدمی ملے۔ جنہوں نے محنت سے کام نہ کیا۔ یا عقل سے نہ کیا۔ اور یہ نہ سمجھا۔ کہ اس کا مقصد کیا ہے۔ اور میں کیا چاہتا ہوں۔ ان کی مثال "من چہ سرایم وطنبورہ من چہ می سرایدؔ" کی تھی۔ اگر وہ ذمہ واری کا احساس کرتے۔ اور خیال کرتے۔ کہ لوگوں کے کام تو اس زمانہ میں نتائج پیدا کرینگے اور ہمارے آئندہ زمانہ میں جا کر۔ تو یہ حالت نہ ہوتی۔ مگر انہوں نے نہ خود کام کو سمجھا۔ اور نہ ہی طالب علموں کی ذہنیت میں مناسب تبدیلی پیدا کی۔ حتیٰ کہ ان کو بتایا بھی نہیں گیا۔ کہ ان کو یہاں کیوں جمع کیا گیا ہے۔

پس محض وقف سے کام نہیں بنتا۔ ایسے وقف سے کام بنتا ہے۔ کہ انسان محنت مشقت۔ قربانی اور اطاعت سے کام کرنے کے لئے تیار ہو۔ تحریک جدید کے بورڈنگ کا کام ہی ایک ایسا کام ہے کہ میں سمجھتا ہوں

اگر ہم اس میں کامیاب ہو جاتے تو ایک ایسا انقلاب پیدا کر دیتے جس کی قیمت اور عظمت کا اندازہ الفاظ میں نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ اگر مجھے چالیس خالص مومن مل جائیں تو میں ساری دنیا کو فتح کر سکتا ہوں اور اس قسم کے بورڈنگ میں موقع ہے کہ ایک زمانہ میں ایسے سو سو مومن پیدا کر سکیں۔

پس آئندہ جو لوگ اپنے آپ کو وقف کریں۔ وہ یہ سمجھ کر کریں۔ کہ اپنے آپ کو فنا سمجھیں گے۔ اور جس کام پر ان کو لگایا جائے گا۔ اس پر **محنت۔ اخلاص اور عقل و علم** سے کام کرینگے۔ عقل اور علم کا اندازہ کرنا تو ہمارا کام ہے۔ مگر محنت، اطاعت اور اخلاص سے کام کا ارادہ ان کو کرنا چاہیئے۔ اور دوسرے یہ بھی خیال کر لینا چاہیئے۔ کہ وقف کے یہ معنے نہیں کہ وہ خواہ کام کے لئے موزوں ثابت ہوں۔ یا نہ ہوں۔ ہم ان کو علیحدہ نہیں کرینگے۔ یا سزا نہیں دینگے۔ صرف وہی اپنے آپ کو پیش کرے۔ جو سزا کو برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں جن قوموں کے افراد میں **سزا برداشت کرنیکی طاقت** نہیں ہوتی۔ وہ ہمیشہ ہلاک ہی ہوا کرتی ہیں۔ صحابہ کو دیکھو۔ وہ بعض اوقات ضرورت سے زیادہ سزا برداشت کرتے تھے۔ اور خود بخود کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک صحابی سے کوئی غلطی ہو گئی۔ تو انہوں نے مسجد میں جا کر اپنے آپ کو ستون سے باندھ لیا۔ اور کہا کہ جب تک اللہ تعالےٰ مجھے معاف نہ کر دے۔ میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ مگر ایسا کرنے کے لئے بھی ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کئی وہمی آدمی ہوتے ہیں۔ جو ایسی بات سنکر فوراً اچھل پڑتے ہیں۔ کہ بہت اچھا گر مل گیا ہے آئندہ اگر ہم سے کبھی غلطی ہوئی۔ تو

ہم بھی اسی طرح کرینگے۔ مگر جو اپنے آپ کو باندھتا اور پھر ادھر ادھر دیکھتا ہے۔ کہ کوئی آئے۔ اور مجھے چھڑائے وہ بھی دھوکا خوردہ ہے اس کی مثال تو ایسی ہی ہے۔ جیسے کانگرسی قانون شکنی کرتے۔ اور پھر کہتے۔ کہ گورنمنٹ ہمیں گرفتار کیوں کرتی ہے۔ اس صحابی نے تو اپنی نیت پوری کر دی۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ یہ جائز نہیں۔ لیکن بہرحال سزا کا برداشت کرنا قومی زندگی کے لئے بہت اہم چیز ہے ایک شخص کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سزا دی۔ کہ یہ ہماری مجلس میں کبھی نہ آئے۔ اور وہ ساری عمر نہ آسکا۔ اسی طرح حضرت ابوبکرؓ نے ایک شخص کو یہ سزا دی۔ کہ ہمارے زمانہ میں کبھی مدینہ میں نہ آئے۔ چنانچہ وہ نہیں آیا۔ مگر کام اسی قربانی سے کرتا رہا۔ تو سزا کا برداشت کرنا ہر مومن کے لئے ضروری ہے۔ خاص کر وقفِ زندگی کی صورت میں تو بہت ہی ضروری ہے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اسے سزا دی ہی نہ جائے۔ خواہ کچھ ہو۔ وہ گویا چاہتا ہے۔ کہ ہر حال میں اس کا لحاظ کیا جائے۔ اور اس کے لئے دوسروں کو تباہ کر دیا جائے۔

پس وقف کرنیوالوں کیلئے ان پانچوں اوصاف کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ سزا برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں اور بعد میں یہ نہ کہیں کہ اسوقت ہمیں نوکری مل سکتی تھی یونہی ہمارے دو سال ضائع کئے گئے

ریشمی بوسکی

دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں مضبوط اگر اس میں ایک تار بھی سوت کا ثابت کر دیں تو سو روپیہ انعام عرض ۲۷ انچ قیمت ۹ گز ۵/۸ روپیہ ۲۰ گز ۸ روپیہ ۵۰ گز ۱۵ روپیہ محصول معاف

مینیجر پنجاب اینڈ کشمیر سٹورز لودیانہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس وہی آگے آئے۔ جس کی نیت یہ ہو کہ میں پوری کوشش کروں گا۔ لیکن اگر نکما ثابت ہوں۔ تو سزا بھی بخوشی برداشت کروں گا۔ میں پھر ایک بار دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ

ثواب کا ایک نہایت اہم موقعہ

ہے۔ انگریزی دان اور عربی دان دونو قسم کے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں انٹرنس پاس یا اس سے اوپر یا گریجوایٹ انگریزی دان۔ اور مولوی فاضل یا بعض ایسے جو اگرچہ مولوی فاضل کی ڈگری تو نہ رکھتے ہوں۔ مگر عربی میں اچھی استعداد ہو۔ اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔ انتخاب کرنے کا اختیار تو ہمارا ہے۔ مگر جو اپنے آپ کو پیش کریں۔ وہ محنت اور قربانی کے لئے تیار ہو کر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے سوا اور ہر طرف سے آنکھیں بند کر کے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور اپنے سامنے ایک ہی مقصود یعنی اشاعت اسلام رکھیں۔ اور اس بات کے لئے

بھی تیار رہوں۔ کہ اگر کبھی وہ نظام کے لئے موزوں ثابت نہ ہوں۔ تو بے شک ان کو الگ کر دیا جائے۔ خواہ دنیوی لحاظ سے ان کو کیسا ہی نقصان کیوں نہ پہنچ چکا ہو۔

مجھے امید ہے۔ کہ ہمارے نوجوان ان شرائط کے ماتحت جلد از جلد اپنے نام پیش کریں گے تا اس سکیم پر کام کر سکیں۔ جو میرے مد نظر ہے۔ ہم آدمی تو تھوڑے ہی لیں گے۔ مگر جو چند آدمی سینکڑوں میں سے چنے جائیں گے۔ وہ بہرحال ان سے بہتر ہونگے۔ جو پانچ سات میں سے چنے جائیں پچھلی مرتبہ قریباً

دوسو نوجوانوں نے اپنے آپ پیش کیا

تھا۔ اور مجھے امید ہے کہ اب اس سے بھی زیادہ کریں گے۔ جنہوں نے پچھلی مرتبہ اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ وہ اب بھی کر سکتے ہیں۔ بلکہ جو کام پر لگے ہوئے ہیں۔ وہ بھی چاہیں۔ تو اپنے نام پیش کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کی تین سال کی مدت ختم ہو گئی ہے۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں۔ کہ تین سال تو ہم جانتے نہیں۔ جب ایک دفعہ اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ تو پھر پیچھے کیا ہٹنا ہے۔ ان کو بھی قانون کے ماتحت پھر اپنے نام پیش کرنے چاہئیں کیونکہ پہلے ہمارا مطالبہ صرف تین سال کے لئے تھا۔ ادھر جو بھی اپنے آپ کو پیش کریں۔ پختہ عزم اور ارادہ کے ساتھ کریں۔ کیونکہ ڈھلمل آدمی اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی مصیبت کا موجب ہوتا ہے۔

میں

اللہ تعالیٰ سے دعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ ہم میں سے ہر ایک بچے بوڑھے۔ جوان۔ مرد۔ عورت۔ چھوٹے بڑے کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ عزم صمیم کے ساتھ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔ جس کا مطالبہ ہم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ اور وہ ہمارے کاموں میں برکت دے۔ تا ہم اس میں کامیاب ہو سکیں۔

اللّٰھم آمین

تحفہ کشمیر

پشمینہ فی گز ۱۲ سے ۲ روپے خالص اونی کشمیرانی تھان درجہ اول ۱۲ درجہ دوم للعہ۔ شال پشمینہ ۱۰ سے ۵ لوئی خود رنگ دوہری درجہ اول ۱۲ درجہ دوم ۸ لوئی ایک بری خود رنگ ۱۲ لوئی ایک بری سفید ۱۲ زعفران مونگرہ فی تولہ ۱۲ درجہ دوم ۱۲ زیرہ سیاہ فی سیر ۱۲ بنفشہ فی سیر ۱۲ سلاجیت فی تولہ ۸ محصول ڈاک علاوہ

المشتہر:۔ جی ایم۔ منیجر شال ایجنسی سوپور کشمیر

ایک بے نظیر معرکۃ الآرا۔ دینی و علمی تحفہ

یعنی

اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف کا گرانمایہ ترجمہ و تفسیر

یہ مکرمی و محترمی جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی سالہا سال کی جانگسل محنت کا شیریں ثمر ہے۔ جو آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور صیغہ تالیف و تصنیف کے اعزازی رکن کی حیثیت سے مکمل کیا ہے۔ بخاری شریف کے اس ترجمہ اور تفسیر کی خوبیاں تو پڑھنے سے ہی معلوم ہوں گی۔ مگر اس جگہ ہم اتنا بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس بلند پایہ کتاب کے جس قدر تراجم اور تفسیریں آج تک شائع ہو چکی ہیں۔ ان سے یہ ہر جہت اور لحاظ سے قابل تعریف اور ممتاز درجہ رکھتی ہے۔ اس کا حجم قریباً تین ہزار صفحہ ہوگا۔ اور دوستوں کی سہولیت کی خاطر یہ چند حصص میں شائع ہوگا۔ چنانچہ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر اس کا پہلا پارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کا حجم سوا دو سو صفحہ کے قریب ہوگا۔

سائز ۲۹×۲۲ کاغذ عمدہ۔ لکھائی اعلیٰ چھپائی دیدہ زیب صفحہ کے پہلے عربی متن بالمقابل کالم میں ترجمہ۔ ذیل میں تفسیر اور حل اشکال۔ تفسیر ایسی سادہ اور آسان عبارت میں کی گئی ہے کہ معمولی لیاقت کا آدمی بھی آسانی کے ساتھ کتاب کے مطالب سے واقف ہو سکتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دوست اس دربے بہا کی خاطر خواہ قدر کرینگے اور نہ صرف اسے خود پڑھینگے بلکہ اپنے اہل وعیال کو بھی پڑھوائینگے۔ کہ حقیقت میں یہی وہ کتاب ہے جو بعد کتاب اللہ ہر کلمہ گو کے لئے رشد و ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اس کے پڑھنے سے جہاں اسلامی مسائل سے واقفیت ہوگی۔ وہاں آنحضرت صلعم کے واقعات زندگی۔ پاکیزہ سیرت اور بے مثل اخلاق کا بھی علم ہوگا۔ اور ان کے علاوہ اسلام کی خوبیاں اسلامی عقائد کی برتری اور فوقیت بھی معلوم ہوگی۔ جو دوست اس نادر و لاجواب کتاب کو حرز جان بنانا چاہتے ہیں۔ انہیں اعلان ہذا پڑھتے ہی ہمارے پاس اطلاع بھیج دینی چاہیئے۔ کہ وہ اس کے مستقل خریدار بنتے ہیں۔ اور جو دوست جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں۔ وہ بک ڈپو میں تشریف لا کر اسے خرید لیں اور آئندہ کیلئے باقی حصہ کتاب کی خریداری کے لئے نام لکھوا دیں۔ باوجود لکھائی چھپائی کاغذ اور دو سو صفحات کے قیمت بہت کم رکھی جائے گی۔ تاکہ ہر ایک امیر و غریب آسانی کے ساتھ خرید سکے۔ نوٹ:۔ قیمت کا اعلان بعد میں کیا جاوے گا۔

خاکسار:۔ ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

385

خریدارانِ الفضل سے ایک نہایت ضروری گذارش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل میں ایک فہرست دی جاتی ہے۔ براہ مہربانی احباب اسے بغور ملاحظہ فرمائیں اور اگر اپنا نام اس میں دیکھیں۔ تو چندہ سالانہ پر قیمت ادا کرنے کا انتظام کریں۔ یعنی اگر خود آئیں تو دفتر میں تشریف لاکر ادا کر دیں۔ ورنہ کسی کے ہاتھ بھیجدیں۔ ان میں سے جن کی قیمت وصول نہ ہوگی ان کے نام جنوری ۱۹۳۸ء کے پہلے ہفتہ میں وی پی کئے جائینگے۔ اور عدم وصولی کی صورت میں بروئے قواعد اخبار بند کر کے بقایا کی وصولی کے لئے مناسب قدم اٹھایا جائے گا۔ چونکہ الفضل اس وقت مالی مشکلات میں ہے۔ اس لئے اس گذارش پر ضرور توجہ دی جائے۔ والسلام

منیجر

۴۳ - مرزا برکت علی صاحب
۱۲۹ - حکیم محمد قاسم صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۱۷۲ - بابو عبد الرحمٰن صاحب
۱۷۶ - مولوی عبد العزیز صاحب
۱۷۷ - پریذیڈنٹ صاحب
۱۸۱ - منشی غلام حیدر صاحب
۲۱۰ - محمد احسان الحق صاحب
۲۵۵ - منشی عنایت علی صاحب
۲۷۵ - حاجی غلام احمد صاحب
۲۷۲ - ڈاکٹر فیروز الدین صاحب
۲۸۶ - مولوی غلام علی صاحب
۳۶۲ - بابو عبد الغفور صاحب
۴۴۵ - مولوی رفیع الدین صاحب
۴۷۰ - چوہدری مولا بخش صاحب
۴۸۲ - ملک عبد العزیز صاحب
۵۰۹ - شیخ محمد حسین صاحب
۶۱۶ - چوہدری غلام سرور صاحب
۶۷۸ - سید غلام صفدر صاحب
۷۲۸ - میاں فضل الٰہی صاحب
۷۹۳ - مولوی عمر الدین صاحب
۸۱۷ سید فخر الاسلام صاحب
۸۴۸ - مولوی سراج الحق صاحب
۸۷۰ - مولوی نیاز محمد صاحب
۸۸۲ - بابو ظہور الحق صاحب
۱۰۴۰ - منشی غلام حسین صاحب
۱۰۵۳ - حاجی محمد نظیر صاحب
۱۰۷۴ - منشی سلطان عالم صاحب
۱۳۷۸ - میاں نیاز محمد صاحب
۱۶۲۸ جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب
۱۶۹۹ - محمد عبد المجید صاحب

۱۷۰۵ - ڈاکٹر گوہر الدین صاحب
۱۷۱۷ - چوہدری بشارت علی خاں صاحب
۱۷۴۱ - میاں جان محمد صاحب
۱۸۹۸ - میاں سراج الدین ”
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم الدین ”
۲۰۸۵ - صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب
۲۲۵۷ - ڈاکٹر محمد شفیع ”
۲۴۴۰ - شیخ عبد الحمید ”
۲۴۸۲ - چوہدری نعمت خاں
۲۷۶۰ - میاں نجم الدین صاحب
۲۹۹۴ - ابو اصغر محمد رفیق ”
۳۰۹۳ - مولوی محبوب الرحمٰن صاحب
۳۲۴۷ - روشن الدین صاحب
۳۴۳۰ - منشی عبد العزیز ”
۳۴۷۴ - ملک ہدایت اللہ
۳۴۸۶ - سید احمد صاحب
۳۴۹۲ - نیک عالم خانصاحب
۳۵۰۹ - چوہدری فضل احمد صاحب
۳۷۷۹ - بابو محمد امین صاحب
۳۸۴۲ - رفیع الدین احمد ”
۳۸۴۴ - منشی الطاف حسین ”
۳۹۲۵ - محمد حسین صاحب
۳۹۵۷ - محمد عزیز الدین ”
۳۹۹۳ - محمد ابراہیم ”
۴۱۹۳ - ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب
۴۲۷۴ - محمد شفیع صاحب
۴۳۰۲ - ملک سلطان محمد ”

۴۳۳۱ - سومیر خانصاحب
۴۴۱۸ - منشی محمد علی صاحب
۴۴۷۶ - ملک غلام رسول صاحب
۴۵۳۶ - خدا بخش صاحب
۴۶۶۹ - سید غلام رسول ”
۴۷۰۶ - چوہدری محمد حسین ”
۴۷۱۰ - غلام نبی صاحب
۴۷۴۸ - چوہدری ابو الہاشم خانصاحب
۴۷۶۱ - رسالدار محمد یعقوب صاحب
۴۸۰۰ - ڈاکٹر عبد الوحید صاحب
۴۸۸۵ - ڈاکٹر عبد الکریم ”
۵۰۹۹ - شریف احمد صاحب
۵۲۳۱ - چوہدری محمد بخش ”
۵۳۲۹ - مولوی سعد الدین ”
۵۳۵۳ - ڈاکٹر عبد العزیز ”
۵۴۶۸ - ڈاکٹر محمد جلال الدین ”
۵۵۷۱ - چوہدری بشیر احمد ”
۵۶۸۲ - عبد الشکور صاحب
۵۸۴۹ - چوہدری علی بخش صاحب
۶۰۳۴ - شیخ غلام محمد محمد عبد اللہ صاحب
۶۲۱۱ - عبد القیوم صاحب
۶۳۰۱ - شیخ عبد الحمید ”
۶۳۲۱ - بابو محمد عالم صاحب
۶۳۹۸ - سیٹھ ابراہیم یوسف ”
۶۴۷۲ - اے جی ناصر صاحب
۶۴۸۳ - شیخ محمد صدیق صاحب
۶۵۹۴ - سید سردار شاہ ”
۶۶۱۱ - غلام قادر شرف صاحب
۶۷۴۵ - غلام سرور خانصاحب
۶۷۸۶ - عبد الرحیم صاحب

۶۹۴۰ - سلطان علی صاحب
۶۹۶۱ - بشارت احمد صاحب
۶۹۶۲ - نذیر حسین صاحب
۷۱۳۱ - امام الدین صاحب
۷۱۳۲ - رشید احمد صاحب
۷۱۵۴ - خلیفہ عبد الرحیم صاحب
۷۲۲۲ - سید موسیٰ رضا ”
۷۲۳۳ - نور احمد صاحب
۷۲۵۳ - خورشید احمد ”
۷۲۵۷ - ڈاکٹر محمد خانصاحب
۷۳۷۴ - چوہدری شاہ محمد
۷۴۶۱ - شیخ عبد الغنی صاحب
۷۵۴۶ - منشی محمد یعقوب ”
۷۵۶۲ ماسٹر محمد شفیع صاحب
۷۶۸۲ - مستری فیض احمد ”
۷۷۴۰ - خان صاحب ضیاء الحق خاں صاحب
۷۷۵۵ - خواجہ عبد الغفار ”
۷۷۶۸ - سیٹھ شیخ حسن صاحب
۷۷۸۷ - عطاء اللہ صاحب
۷۸۳۴ - مولوی قدرت اللہ
۷۸۴۰ - پیر عبد العلی صاحب
۷۸۵۸ - ملک گل محمد خانصاحب
۸۱۷۵ - ڈاکٹر کریم الدین صاحب
۸۲۲۰ - شیر محمد صاحب
۸۲۴۱ - میاں مدد علی صاحب
۸۲۶۲ - محمد عبد الحق صاحب
۸۲۸۶ - محمد بخش صاحب
۸۳۱۰ - قاضی ظہیر الدین صاحب
۸۳۱۹ - خواجہ محمد شفیع صاحب
۸۳۶۵ - محمد عزیز صاحب
۸۴۱۲ - شیخ رحیم بخش ”
۸۴۵۷ - قاضی شاد بخش ”
۸۴۷۶ - ڈاکٹر فضل کریم ”
۸۵۳۳ - نصر اللہ خانصاحب
۸۵۶۷ - سردار امیر محمد صاحب
۸۵۷۹ مرزا معظم بیگ ”
۸۵۹۵ چوہدری فقیر اللہ ”
۸۶۴۱ - احمد الدین صاحب
۸۶۴۳ - اخوند محمد اکبر صاحب
۸۶۴۷ - قادر بخش صاحب
۸۶۷۴ - سید محمود شاہ صاحب
۸۷۹۱ - محمد عباس صاحب

۸۸۸۱ - جناب غلام محمد صاحب
۸۸۸۱ - فقیر محمد صاحب
۸۹۹۷ - حافظ عبد الرحمٰن
۹۰۱۷ - حوالدار مظفر خان ”
۹۰۹۲ - ایم اے جلیل حنیفی
۹۱۰۳ - ملک عبد الرحیم صاحب
۹۱۲۴ - بابو عنایت الٰہی صاحب
۹۱۳۶ - محمد سعید صاحب
۹۱۵۷ - شیخ محمود حسن صاحب
۹۱۷۱ - ای احمد صاحب
۹۱۷۵ - میاں ناصر علی صاحب
۹۲۲۲ - غلام رسول صاحب
۹۲۲۶ - حاجی محمد صاحب
۹۲۴۰ - سید زمان شاہ ”
۹۲۷۳ - ملک بشیر محمد صاحب
۹۲۸۷ - غلام احمد صاحب
۹۳۰۹ - قمر الدین صاحب
۹۳۱۰ - شیخ احمد صاحب
۹۳۱۵ - ملک غلام محمد
۹۳۳۲ - امام الدین صاحب
۹۳۳۶ - چوہدری عبد الحی
۹۳۵۱ - شکر الٰہی صاحب
۹۳۷۳ - حکیم انوار حسین ”
۹۳۸۵ - غلام قادر صاحب
۹۴۲۲ - عبد اللہ خانصاحب
۹۴۴۳ - محمد صاحب حکیم
۹۵۱۳ - چوہدری غلام حسین صاحب
۹۶۰۱ - شیخ اقبال الدین صاحب
۹۶۰۹ - محمود احمد ناصر صاحب
۹۶۱۵ - ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۹۶۲۲ - لفٹیننٹ ہادی علی خاں صاحب
۹۶۶۹ - برکات اللہ رکھا صاحب
۹۷۰۴ - محمد صدیق محمد حسین ”
۹۷۰۹ - خانصاحب ظفر الحق خان صاحب
۹۷۱۵ - خان عبد اللہ خانصاحب
۹۷۳۵ - شیخ فضل حق ”
۹۷۷۶ - حکیم محمد عمر صاحب
۹۷۷۲ - شیخ اعجاز احمد ”
۹۸۰۳ - سید رسول شاہ ”
۹۸۲۴ ایم ایچ مرغوب اللہ
۹۸۳۰ - بابو فضل کریم صاحب

۹۸۶۷ سید عنایت حسین صاحب
۹۸۴۳ - منشی کرم الدین صاحب
۹۸۹۸ - منشی عبد اللہ صاحب
۹۹۴۴ - پریذیڈنٹ صاحب
۹۹۷۶ - عبد اللطیف صاحب
۱۰۰۲۳ - مرزا مراد بیگ صاحب
۱۰۰۶۵ - حسن خانصاحب
۱۰۰۶۶ - مختار نبی صاحب
۱۰۰۹۷ - پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۱۰۷ - ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۲۵ - چوہدری عبد اللہ خاں صاحب
۱۰۱۳۱ - محمد رمضان احمد صاحب
۱۰۱۳۸ - میاں حیات محمد صاحب
۱۰۱۴۵ - چوہدری غلام قادر ”
۱۰۱۷۷ - پریذیڈنٹ صاحب
۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان ”
۱۰۲۰۷ - شیخ خورشید صاحب
۱۰۲۴۹ - ایم یعقوب خانصاحب
۱۰۲۵۵ - داور بخش صاحب
۱۰۲۵۸ - ایم عطا محمد صاحب
۱۰۲۸۷ - محمد عثمان صاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۲۴ - شمس الدین صاحب
۱۰۳۵۱ - ایم بشیر احمد صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۳۹۲ - نذیر الدین صاحب
۱۰۴۰۰ - فضل الٰہی صاحب
۱۰۴۵۷ - محمد سعید ارشد ”
۱۰۴۶۲ - لفٹیننٹ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۴۷۳ - عبد الرحیم صاحب
۱۰۵۳۸ - ڈاکٹر عبد الحق صاحب
۱۰۵۴۹ - ڈاکٹر عبد السمیع صاحب
۱۰۵۸۴ - احمد مختار صاحب
۱۰۶۱۳ - مرزا غلام محمد صاحب حیدر ”
۱۰۶۴۴ - قاضی ظہور اللہ صاحب
۱۰۶۴۵ - افسر الخارجہ پولیٹیکل
۱۰۶۵۰ - غلام محمد صاحب
۱۰۶۶۳ - عبد العزیز صاحب
۱۰۶۹۴ - خدا بخش صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10720	قاضی محمود الحسن صاحب
10721	حافظ سخاوت علی صاحب
10759	چوہدری نصر اللہ خان صاحب
10803	چوہدری محمد یعقوب صاحب
10804	دی احمدیہ گرل سکول
10840	پیر محمد اکبر صاحب
10858	خواجہ محمد اقبال صاحب
10873	سید ولی محمد صاحب
10875	محمد شریف صاحب
10888	بابو رحمت اللہ صاحب
10903	حکیم مہربان علی صاحب
10926	علی بخش صاحب
10958	عباد اللہ خان صاحب
10980	عبد المجید صاحب
11043	ایس کے عبد الرزاق صاحب
11055	غلام محمد صاحب
11071	چوہدری مولا بخش صاحب
11127	محمد الطاف صاحب
11128	چوہدری نعمت علی صاحب
11160	محمد احمد صاحب
11174	مولوی فضل الدین صاحب
11188	مستری فتح محمد صاحب
11225	ایس اقبال حسین صاحب
11233	شیخ محمد علی صاحب
11253	چوہدری محمد فضل صاحب
11279	بابو نذیر احمد صاحب
11283	شیخ محمد عبد اللہ صاحب
11284	محمد رمضان صاحب
11311	مستری نذیر محمد صاحب
11321	محمد علی صاحب
11356	ملک برکت علی صاحب
11358	رشید احمد خان صاحب
11396	قاضی محمد حسین صاحب
11419	حکیم دین محمد صاحب
11434	فتح محمد صاحب
11505	چوہدری عزیز احمد صاحب
11511	محمد علی خان صاحب
11545	شیخ احمد علی صاحب
11572	چوہدری خلیل الرحمن صاحب
11575	محمد حسین صاحب
11579	محمد بخش صاحب
11593	چوہدری عبد الجلیل سلطان احمد صاحب
11597	شیخ محمد نذیر صاحب
11614	ارشاد احمد صاحب
11624	عبد الحکیم صاحب
11638	سید مرتضیٰ علی صاحب
11643	ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب
11641	دلبر حسین صاحب
11642	چوہدری غلام رسول صاحب
11663	سید محمد شفیع صاحب
11665	شیخ محمد شفیع صاحب
11666	ڈاکٹر ایم اے غفور صاحب
11675	محمد شریف صاحب
11682	مولوی عبد الماجد صاحب
11698	محمد بخش صاحب
11735	شیخ عبد الرحمن صاحب
11744	ایم اے ایاز صاحب
11749	رحیم الدین صاحب
11757	چوہدری میاں محمد صاحب
11777	مرزا رمضان علی صاحب
11780	ابو البشیر منشی محمد رحمت اللہ صاحب
11781	مولوی حیدر علی صاحب
11785	احمد علی صاحب
11793	ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
11798	مولوی ایم اے ستار صاحب
11810	محمد جمشید صاحب
11811	مرزا محمد اسحٰق صاحب
11817	غلام محمد صاحب
11822	چوہدری محمد الدین صاحب
11834	محمد صادق صاحب
11846	ابو الحمید صاحب
11850	غلام نبی صاحب
11853	ڈاکٹر بشیر محمود صاحب
11868	میر امان اللہ صاحب
11905	اللہ بخش صاحب
11906	عبد الرحیم صاحب
11933	عبد الکریم صاحب
11934	غلام حیدر صاحب
11936	محمود احمد صاحب
11945	میاں عبد اللطیف صاحب
12042	شیخ محمد سعید صاحب
12044	شاہ دین صاحب
12062	محمد سلطان احمد صاحب
12084	محمد حنیف صاحب
12086	فقیر احمد خان صاحب
12100	مولوی عبد الواحد صاحب
12102	ڈاکٹر محمد الدین صاحب
12133	شیخ محمد سعید صاحب
12137	اے آر محمد صاحب
12146	محمد یوسف صاحب
12147	شیخ انعام اللہ صاحب
12149	حاجی میراں بخش صاحب
12152	محمد اسمٰعیل صاحب
12163	چوہدری عمر الدین صاحب
12172	محمد صادق صاحب
12183	شیخ محمد مبارک اسمٰعیل
12190	شیخ عبد القادر صاحب
12192	صاحبزادہ محمد طیب
12193	سید سعید احمد صاحب
12198	تجمل حسین صاحب
12203	شیخ عبد الحفیظ صاحب
12204	بابو قاسم الدین صاحب
12206	محمد عثمان صاحب
12214	ایس ایم احمد صاحب
11233	چوہدری محمد شفیع صاحب
12237	مستری غلام محمد صاحب
12253	عبد الرب صاحب
12263	سید محمود احمد شاہ
12273	عبد الہادی صاحب
12274	ڈاکٹر محمد اعظم صاحب
12279	شیخ محمد اکبر صاحب
12293	حکیم محمد یعقوب صاحب
12299	چوہدری علی احمد صاحب
12301	ملک عبد القادر صاحب
12304	عبد الغنی صاحب بٹ
12305	بابو گلاب خان صاحب
12308	اللہ داد صاحب
12313	سید سردار احمد شاہ
12316	بابو عبد الکریم صاحب
12332	پیر اکبر علی صاحب
12352	غلام مرتضیٰ صاحب
12357	عبد الحفیظ صاحب
12353	سید محمد یوسف صاحب
12380	میاں عطاء الرحمن صاحب
12384	شیخ غلام محمد صاحب
12411	چوہدری نور محمد صاحب
12444	محمد اسمٰعیل صاحب
12447	اسلم حیات صاحب
12482	چوہدری خوشی محمد صاحب
12493	عصمت اللہ صاحب
12495	مستری محمد زمان صاحب
12500	حاجی محمد بشیر صاحب
12503	سید عبد الغفار "
12506	سیکرٹری صاحب
12509	سیکرٹری صاحب
12530	چوہدری مبارک احمد
12550	عبد الحق صاحب
12584	حکیم شاہ نواز صاحب
12585	ارشاد صاحب
12590	محمد الدین صاحب
12592	سید محمد شاہ صاحب
12599	سید ولایت شاہ "
12604	چوہدری حمید اللہ صاحب
12605	مولا بخش صاحب
12610	ملک محمد حسین صاحب
12613	چوہدری محمد نذیر صاحب
12636	محمد عطاء الرحمن "
12642	چوہدری حاکم الدین "
12645	مولوی عبد اللطیف خان صاحب
12652	عبد الرحیم صاحب
12665	محمود علی صاحب
12674	غلام جیلانی صاحب
12678	ایم اے ڈبلیو خان صاحب
12681	اے ایف صاحب
12687	بابو محمد عبد اللہ صاحب
12692	ایم مظفر احمد صاحب
12693	مرزا محمد حسین صاحب
12698	بشیر احمد صاحب
12705	پریذیڈنٹ صاحب
12707	عبد الرحیم صاحب
12716	عبد الحمید صاحب
12721	محمد الدین صاحب
12726	شیخ عبد الحمید صاحب
12735	ملک مبارک احمد صاحب
12737	مرزا عطاء اللہ صاحب
12738	صوفی عبد الرحیم صاحب
12741	ماسٹر اکبر خان صاحب
12742	شیخ برکت اللہ صاحب
12743	سید بہاول شاہ صاحب
12744	مولوی محب الرحمن صاحب
12745	غلام محمد صاحب ثالث
12746	ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب
12749	راجہ علی محمد صاحب
12750	ملک غلام محمد
12751	میاں محمد صاحب
12752	قاضی محمود احمد صاحب
12753	حکیم محمد جمیل صاحب
12757	ملک خدا بخش صاحب
12760	شیخ اللہ بخش صاحب
12761	حکیم محمد حسین صاحب
12764	شیخ عزیز الدین احمد صاحب
12775	دوا خانہ مرہم عیسیٰ
12777	محمد شفیع صاحب
12781	محمد صدیق صاحب
12783	مرزا محمد صادق صاحب
12785	ڈاکٹر محمد بشیر صاحب
12786	چوہدری اسعد اللہ خان صاحب
12790	مخدوم نذیر احمد صاحب
12791	چوہدری غلام حیدر صاحب
12796	ملک محمد سعید صاحب
12801	غلام محمد صاحب
12802	شیخ عطاء اللہ صاحب
12803	عبد الجلیل صاحب
12807	شمس الدین صاحب
12808	محمد احمد خان صاحب
12812	محمد صادق صاحب
12813	محمد زبیر صاحب
12822	حافظ مبین الحق صاحب
12831	میر احسان اللہ صاحب
12843	میاں عبد الرشید صاحب
12839	غلام محمد اختر صاحب
12842	عبد الحمید صاحب
12849	میر مہدی صاحب
12851	محمد حسین صاحب
12862	ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب
12867	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
12874	بابو عبد الرؤف "
12879	محمد الیاس الدین "
12886	مفتی عبد السلام "
12888	غلام محمد صاحب
12889	چوہدری چھجو خان صاحب
12692	ماسٹر ولی محمد صاحب
12893	چوہدری رحمت علی "
12894	ظفر حسن مولا بخش "
12897	ملک فضل خالق صاحب
12899	ایم موسیٰ رضا "
12900	نواب عبد الرحمن خان صاحب
12901	شیخ منظور احمد صاحب
12903	میاں فرحت حسین "
12910	مولوی محمد سمیع صاحب
12913	ای احمد صاحب
12923	خواجہ مسعود احمد صاحب
12929	ملک ایم کے عبد الرحمن "
12932	اکبر خان صاحب
12945	غلام محی الدین "
12947	چوہدری شریف احمد "
12951	محمد اصغر علی صاحب
12957	چوہدری محمد یوسف "
12970	محمد شریف صاحب
12975	ایس غلام اللہ صاحب

(زبانی)

ہر قسم کی آنکھوں کی بیماریوں کے متعلق ہماری خدمات حاصل کیجئے۔ اور ہر قسم کی عینکیں ملنے کا یہ پتہ یاد رکھیے
آنکھوں کا ہسپتال قادیان۔ پنجاب

386

احباب

بعض پوشیدہ امراض ایسے ہیں جن کو زبانی کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ بعض بیرونی امراض ایسے ہیں۔ جو بیرونی دوا کے استعمال سے اچھے نہیں ہوتے۔ بہت سے زنانہ امراض مستورات بیان نہیں کر سکتیں۔ اس لئے مناسب ادویات کا ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ہومیو پیتھک علاج میں مریض کی چند شکایات معلوم کرنے کے بعد تمام جسمانی تکالیف کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور تمام تکالیف کے لئے ایک ہی دوا تجویز ہوتی ہے۔ اس لئے یہ علاج نہایت کامیاب ہوتا ہے۔ اور اس کی مقبولیت عام ہے۔ آپ بھی ہومیو پیتھک علاج کریں۔ کھانے کی دوا ہر مرض میں حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ کسی مرض کے متعلق مفت مشورہ لیں سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی کاسگنج جنکشن۔ یو۔ پی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ :- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نورِ نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ **ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور** سے اکسیر سہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید چار دو روپے آٹھ آنہ ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

ایک مکان برائے فروخت

محلہ دارالبرکات میں ایک مکان جس کی دس مرلے زمین ہے اور اس میں ۶ مرلے میں دو فٹ بھرتی ہے۔ اور دو کمرے ہیں۔ ایک کمرہ ۱۲×۱۸ دوسرا کمرہ ۱۲×۱۲ ایک باورچیخانہ ۶×۴ فٹ ایک نلکہ ہے۔ اور باقی ۴ مرلے زمین میں خوب اچھا باغیچہ ہے۔ برائے فروخت ہے خواہشمند احباب ملک محمد طفیل صاحب سے خط و کتابت کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں باموقعہ دوکانوں اور مکانوں کیلئے قطعات

دوستوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت قادیان کے مختلف محلہ جات میں مناسب قطعات سکنی کے علاوہ ریلوے سٹیشن کے متصل دوکانوں کیلئے بھی نئے قطعات تجویز کئے گئے ہیں۔ جو دس دس مرلہ کی صورت میں پچاس فٹ والی چوڑی سڑک پر واقع ہیں۔ جن میں فی قطعہ تین عدد دوکانات اور ایک رہائشی مکان اور بالاخانہ وغیرہ تعمیر ہو سکتے ہیں۔ چونکہ دوکانوں کے قطعات تعداد میں تھوڑے ہیں۔ اس لئے خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں اگر کسی دوست نے ان قطعات کے متعلق پہلے کبھی کوئی درخواست دی ہوئی ہو تو انہیں بھی دوبارہ درخواست دینی چاہیئے۔

نقشہ قطعات مجوزہ دوکانات درج ذیل ہے

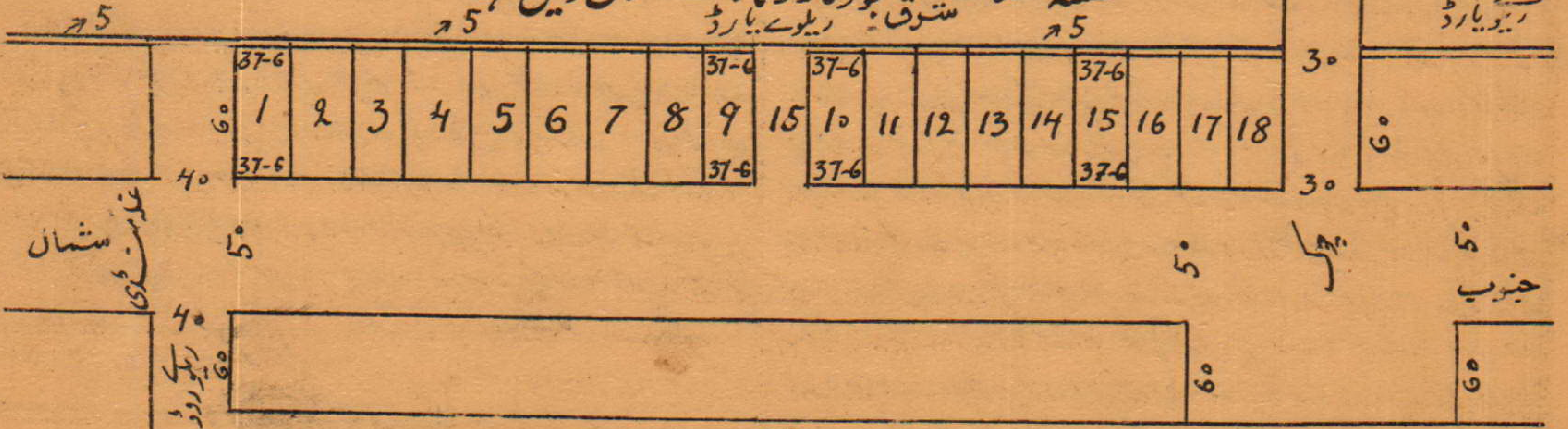

ان میں سے صرف قطعات نمبر ۳ تا ۷ و قطعات نمبر ۱۲ تا ۱۶ یعنی کل دس قطعات قابل فروخت ہیں۔ ہر قطعہ کا ماتھا ½ ۳۷ فٹ ہے۔ اور طول ۶۰ فٹ ہے۔ اور ان قطعات کے عقب میں ریلوے یارڈ کی جانب پانچ فٹ کی گلی رکھی گئی ہے قیمت فی قطعہ ساڑھے سات سو روپیہ مقرر ہے۔ ایک خریدار کے پاس ایک قطعہ سے زیادہ نہیں فروخت کیا جائے گا۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

بیش قیمت اور نایاب کتابیں حجم دو ہزار ایک سو صفحہ مگر قیمت صرف ساڑھے تین روپیہ

گزشتہ سال بک ڈپو نے جس قدر کتب شائع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ وہ تنگئ وقت اور خاکسار مینیجر کی اچانک علالت کے باعث وقت پر پوری تعداد میں نہ چھپ سکیں۔ جس کی وجہ سے بہت سے دوست ان کو حاصل کرنے سے محروم رہ گئے تھے۔ اب خواہشمند احباب کی خاطر اس سال باقی تعداد بھی چھپوائی گئی ہے۔ اور باوجود کاغذ کی گرانی کے قیمت وہی رکھی ہے۔ جس کا پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ امید ہے۔ کہ دوست اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ جو دوست کسی وجہ سے جلسہ سالانہ پر نہ آسکیں وہ آنے والے دوستوں کی معرفت منگوالیں۔ تاکہ محصول ڈاک کی بچت ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلد اول صفحات ۴۶۰

اس مجموعہ ملفوظات میں دوستوں کو ہر قسم کے دلائل ملیں گے۔ جن میں حضرت اقدس کے دعوئ مسیحیت کے دلائل کے علاوہ مختلف موقعوں پر مختلف استعداد اور خیالات کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو حضور انور نے حقایق و معارف بیان فرمائے۔ وہ بھی پڑھنے کو ملیں گے جو پڑھنے والوں کے دل و دماغ کو روشن کر دیں گے۔ پس اس مجموعہ حقایق کو نہ صرف خود پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ جماعتیں اپنے اپنے ہاں اس کا درس دیا کریں۔ اور باوجودیکہ کاغذ اچھا متوسط درجہ کا۔ لکھائی عمدہ چھپائی اعلےٰ حجم ۴۶۰ صفحہ سایز بڑا۔ مگر اس پر بھی قیمت برائے نام یعنی قسم دوم غیر مجلد ۱۲ مجلد ایک روپیہ قسم اول عہ غیر مجلد عہ

حضرت سلطان القلم کی بیس کتابوں کا

نادر سیٹ

بکڈپو تالیف نے احباب کی خاطر بصرف زر کثیر مندرجہ ذیل نایاب کتابیں بھی نہایت اہتمام سے چھپوائی ہیں جن کا سایز بڑا۔ کاغذ اچھا۔ لکھائی دیدہ زیب چھپائی اعلےٰ ٹائیٹل جاذب نظر اور مجموعی ضخامت **ایک ہزار صفحہ** لیکن باوجود ان محاسن کے ان چھوٹی بڑی بیس کتابوں کی قیمت **ایک روپیہ آٹھ آنہ** رکھی گئی ہے۔ تاکہ دوست اپنے محبوب آقا کا علم کلام آسانی کے ساتھ خرید سکیں۔ امید ہے کہ دوست اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائینگے۔ کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) اتمام الحجۃ (۲) ضرورت الامام (۳) سراج منیر (۴) استفتاء اردو (۵) تحفۃ الندوہ (۶) اربعین کامل (۷) ایک غلطی کا ازالہ (۸) تجلیات الٰہیہ (۹) احمدی اور غیر احمدی میں فرق (۱۰) آریہ دھرم (۱۱) ضیاء الحق (۱۲) کشف الغطاء (۱۳) حجۃ اللہ (۱۴) نسیم دعوت (۱۵) الانذار (۱۶) الندا من وحی السماء (۱۷) چشمہ مسیحی (۱۸) پیغام صلح (۱۹) ریویو مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی (۲۰) حقیقۃ المہدی تھوڑی سی تعداد اعلیٰ کاغذ پر بھی چھپوائی گئی ہے جس کی قیمت **دو روپے آٹھ آنہ** ہے

ذکر حبیبؑ

یہ حضرت قبلہ مفتی محمد صادق صاحب نے کئی سال کی محنت اور تحقیق کے بعد لکھی ہے جسے بک ڈپو نے بصرف زر کثیر چھپوایا ہے۔ چونکہ قبلہ مفتی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی ہیں۔ اور انہیں حضور کے پاس رہنے کا کافی موقعہ ملا ہے۔ اس لئے آپ نے اپنی مخصوص اور دلربا طرز میں اپنے آقا کے چشم دید حالات قلمبند فرمائے ہیں۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ علاوہ اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض مقالات۔ ملفوظات اور تقریریں بھی جمع کی ہیں۔ جو حضور علیہ السلام وقتاً فوقتاً اپنی زندگی میں ارشاد فرماتے رہے۔ یہی کیوں بلکہ بہت سے ایسے فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کس کس قسم کی سواری استعمال فرمایا کرتے تھے۔ کس قسم کے ممبر پر کھڑے ہو کر حضور تقریر فرماتے تھے وہ کون مکان یا کمرہ تھا۔ جہاں حضور ذکر و فکر ہی میں مشغول رہتے تھے۔ جو دوست اپنے محبوب آقا کے حال اور قال سے واقف ہونا چاہتے ہوں۔ اور ذکر حبیب پڑھ کر ذکر حبیب کے مزے لینا چاہتے ہوں۔ وہ ضرور بالضرور اس تصنیف کو خریدیں۔ اس کے پڑھنے سے روح کو ایک پُر کیف معرفت نصیب ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ تزکیہ نفس کے خواہشمند اس دُر بے بہا کو شوق کے ہاتھوں لینگے۔ جس کا کاغذ اعلیٰ۔ لکھائی خوشخط چھپائی عمدہ سرورق دیدہ زیب سولہ فوٹو سایز بڑا یعنی ۲۶×۲۰ ضخامت قریباً (۴۵۰) صفحہ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت قسم دوم غیر مجلد ۱۴ مجلد عہ قیمت قسم اعلیٰ مجلد عہ غیر مجلد ایک روپیہ دو آنہ

تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیحؑ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب قبلہ نے کئی سال کی محنت تلاش اور تحقیق کے بعد ملک کے دور دراز علاقوں کا سفر کرنے اور سینکڑوں کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کے متعلق یہ بھی ایک نہایت ہی محققانہ کتاب لکھی ہے۔ جو ہر ایک علم دوست اور حق پسند شخص کو پڑھنی چاہیئے۔ جو کہ انشاء اللہ تبلیغ کے لئے بھی نہایت مفید اور مؤثر ثابت ہوگی۔ اس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور آپ کی والدہ اور حواریوں کا ہندوستان میں آنا۔ اہل کشمیر کا بنی اسرائیل ہونا۔ کشمیری زبان اور عبرانی زبان کا تطابق پرانی عمارتوں پرانی دستاویزوں۔ پرانی روایتوں اور پرانی کتابوں کی شہادتوں سے روز روشن کی طرح ثابت کیا گیا ہے۔ نیز زمانہ حال کے بھی بہت سے یورپین محققین کی شہادتیں جمع کی گئی ہیں۔ مزید برآں ۱۵ عدد عکسی فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ جس نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی مزین کر دیا ہے۔ ۱۵ عدد فوٹو کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی اعلیٰ حجم ۱۸۰ صفحہ کے باوجود قیمت قسم اول غیر مجلد ۸ مجلد ۱۰ قسم دوم غیر مجلد ۶ مجلد ۷

نوٹ:۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل نئی کتب بھی ہمارے ہاں موجود ہیں۔ بشارت احمدیہ عہ جماعت احمدیہ ۳ احمدیہ البم عہ آسمانی پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش ۱۴ قرآن اور وید کا مقابلہ ہند و سیاست کے داؤ پیچ ۱۲

خاکسار:۔ ملک فضل حسین مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

387

جلسہ سالانہ کا بہترین تحفہ!

کتاب بچوں کی تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ناظر تعلیم و تربیت

ارشاد فرماتے ہیں:- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - میں نے "کتاب بچوں کی تربیت" مصنفہ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کے بعض حصص دیکھے ہیں - ماسٹر صاحب کی یہ کوشش بہت قابل قدر ہے - کیونکہ اس قسم کے لٹریچر کی اس وقت بہت ضرورت ہے - تاکہ آئندہ نسل کو اخلاقی اور دینی لحاظ سے صحیح رستہ پر ڈالا جاسکے - اور ان بداثرات سے بچایا جاسکے جو آج کل عموماً بچوں اور نوجوانوں کے اخلاق و عادات کو خراب کر رہے ہیں -

میں امید کرتا ہوں کہ طبع ثانی کے وقت ماسٹر صاحب موصوف اس کتاب کو موجودہ صورت سے بھی بہتر صورت میں پیش کرینگے - کیونکہ اس قسم کے لٹریچر میں بہت ترقی کی گنجائش ہے - بہر حال یہ ایک بہت مفید قدم ہے - جو ماسٹر صاحب کی طرف سے اٹھایا گیا ہے - اور میں امید کرتا ہوں - کہ ہر مذہب و ملت کے اصحاب اس کتاب کی قدر کرتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرینگے -

حضرت مفتی محمد صادق صاحب مشہور مبلغ اسلام

ارشاد فرماتے ہیں:- ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے بچوں کی تربیت کے واسطے بڑی محنت سے ایک قابل قدر کتاب تیار کی ہے - جس میں بچوں کی روحانی اور اخلاقی اصلاح اور ترقی کے واسطے زرین اصول نصیحانہ تمثیلوں کے ساتھ واضح کر کے بیان کئے گئے ہیں - اور موجودہ زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے تربیت کے ہر پہلو پر مبرہن اور مبسوط قواعد بمعہ نظائر عجیبہ پیش کئے گئے ہیں - میرے خیال میں اس کتاب کا پڑھنا اور سنانا خانگی خوشحالی میں اضافہ کا موجب ہوگا - ہیڈ ماسٹر صاحبان کو چاہیئے - کہ اس کتاب کو اپنے مدارس میں رائج کریں -

حضرت سید میر مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب فاضل اجل

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان تحریر فرماتے ہیں:- میں نے جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی کتاب بچوں کی تربیت کو پڑھا ہے - جہاں تک میرا خیال ہے - بچوں کی تربیت نہایت اہم مضمون ہے - مگر افسوس ہے کہ اردو زبان میں اس مضمون کی کوئی ایسی کتاب موجود نہ تھی - الحمد للہ کہ ماسٹر صاحب موصوف کی یہ تصنیف اس قابل ہے - کہ جس سے یہ امید ہو سکتی ہے - بشرطیکہ پنجاب ٹیکسٹ بک میں یہ کتاب منظور ہو کر داخل نصاب ہو جائے - مجھے یہ بھی امید ہے - کہ اگر جناب ماسٹر صاحب کی حوصلہ افزائی کی گئی - تو آپ اس سے بہتر کتابیں لکھ کر قوم کو فائدہ پہنچائیں گے :

عالیجناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال قادیان

تحریر فرماتے ہیں:- کتاب بچوں کی تربیت مصنفہ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم میرے نزدیک ایک مفید تصنیف ہے - اس میں بچوں کے اخلاق کی درستی اور ترقی کے مختلف اسباق دلچسپ پیرائے میں درج کئے گئے ہیں - میں نے اپنے ذوق کے مطابق مندرجہ ذیل کا مطالعہ خصوصیت کے ساتھ کیا - اور ان کو درست اور مفید پایا - میاں بیوی اور حفظ ماتقدم - بچپن کی شادی - میاں بیوی کے تعلقات - ایام حمل کی احتیاطیں - کبر و غرور کی بیماری - صحبت بد ایک وبائی مرض ہے - تندرستی اور صفائی - بچے کی ضد کا علاج - ورزش جسمانی کی چند مشقیں -

عالیجناب مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

تحریر کرتے ہیں:- مصنف نے کتاب بچوں کی تربیت لکھکر پبلک کی ایک بڑی خدمت سرانجام دی ہے - اس قسم کے لٹریچر کی اردو زبان میں ابھی بہت ضرورت ہے - اور اس کتاب میں احسن طریق سے کوشش کی گئی ہے - کہ بچے شرم و حیا - سچائی و پارسائی حمیت و مروت دیانت و شرافت کے بیش قیمت موتی اکٹھے کرنے والے ہوں - نہ کہ غرور و نخوت - مکر و فریب - بغض و حسد - ضد و تعصب کے سنگریزے جمع کرنیوالے خدا تعالیٰ ماسٹر صاحب کی کوشش کو کامیاب کرے -

عالیجناب چوہدری غلام محمد صاحب مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان

فرماتے ہیں:- میں نے کتاب بچوں کی تربیت مصنفہ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کو شروع سے آخر تک پڑھا ہے - میں نے اس مضمون کی جس قدر کتابیں دیکھی ہیں یہ سب سے زیادہ احسن طریق پر لکھی گئی ہے - اس کتاب میں ہر ایک نیکی کو سکھانے کے طریقے بتائے گئے ہیں - صرف واعظانہ طریق پر اکتفا نہیں کیا گیا - یہ کتاب ہر ایک ماں کے پاس ہونی چاہیئے - تاکہ بچے ان تمام برائیوں سے بچ سکیں - جو ماؤں کی جہالت کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں - اڑھائی سو صفحے قیمت صرف ۶؍

"بہار احمدیت"

جناب اسلم صاحب کی تمام نظمیں اس کتاب میں جمع کر دی گئی ہیں - ہلکانہ بھجن - احمدی ماں کی لوریاں دیگر تبلیغی پرجوش اور رسیلی نظمیں اسمیں موجود ہیں - قیمت صرف ۲؍ نوٹ:- دونوں کتابیں سالانہ جلسے پر احمدیہ چوک میں ملیں گی -

ابراہیم عادل گوجرانوالہ - گلی بدررو کلاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رعایتی پھر ایک سنہری موقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کی مجرب نسخہ جات حضور کی شاگردی کی دوکان سے ۲۴ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک نہایت سستے بکتی ہیں

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر مشک ۔ موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں ۔ ان کا استعمال ان لوگوں کیلئے ہے ۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو ۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں ۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو سرور مٹ گیا ہو ۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضاء رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں ۔ کمر درد کرتا ہو کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ۔ حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے ۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے ۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں اعضاء رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں ۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے ۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے ۔ جوانی کی محافظ ہے ۔ حاجتمند آرڈر روانہ کریں ۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے ۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۔ ۷ گولی پندرہ روپے ۔ رعایتی ۱۳ ؎

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

محافظ جنین استقاط حمل کا مجرب علاج ہے ۔ جنکے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں ۔ یا حمل گر جاتے ہیں ۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں ۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں ۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں ۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں ۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں ۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں ۔ سبز پیلے دست ۔ قے ہچکی ۔ بخار ۔ نمونیہ سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا ۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں ۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گذرتا ہے ۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں ۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ ام نور الدین رض شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کیلئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہے ۔ جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے ۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں ۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جما یا ہوا ہے ۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں ۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے ۔ اور والدین کیلئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکر ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر لعہ روپے نصف منگوانے پر صہ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک ۔

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک ۔ زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں ۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں ۔ حرارت غریزی کے بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں جس پر انسان کی صحت کا دار و مدار ہے طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں کمزوری کی دشمن ہیں ۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں ۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے ۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۔ ۷ گولی چھ روپے رعایتی چار روپے ۔

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے ۔ ایسا کون ہے جسکو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو ۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے ۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو ۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں ۔ اور جن کو مولا کریم المشا سنے نرینہ اولاد دی ہے ۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں ۔ لہذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رض کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں ۔ مکمل خوراک چھ روپیہ رعایتی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک ۔ دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے ۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے ۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے ۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے ۔ آمین ۔ دائمی قبض سے بیر ہو جاتی ہے ۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر دھند لکر ے آشوب چشم ہوتا ہے ۔ دل دھڑکتا ہے ۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں ۔ کام کو جی نہیں چاہتا ۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں ۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں ۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں ۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی ۔ رات کو کھا کر سو جائیں ۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے ۔ قیمت یکصد گولی ۱ھ رعایتی عہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں ۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے ۔ مونہہ سے بدبو آتی ہے ۔ دانت ہلتے ہیں ۔ گوشت خورہ یا پایوریا کی بیماری ہے ۔ دانت میلے ہیں ۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے ۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے ۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے ۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں اور دانت مضبوط ہو کر موتی کیطرح چمکتے ہیں ۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ ر رعایتی ۸ ر

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے ۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے ۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے ۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے ۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے ۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے ۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے ۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو ۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو ۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے ۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی ۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی ۱ھ ۔

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں ۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بیقاعدگی کم آنا ۔ زیادہ آنا ۔ نلوں کا درد ۔ کمر کا درد کولہو کا درد ۔ متلی قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں ۔ ہاتھ پاؤں کی جلن ۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں ۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے ۔ ایک ماہ کی خوراک عا ر رعایتی ۱ھ

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے ضرورتمند اصحاب موقع سے فائدہ اٹھائیں ۔

مشتہر

خاکسار : حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین اعظم رض دواخانہ معین الصحت قادیان

موتی سرمہ کی دھوم

ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، سرخی، ابتدائی موتیابند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے مگر سالانہ جلسہ کی خوشی میں ازاہم ۲۲ دسمبر تا ۱۵ جنوری ۱۹۳۸ء نصف قیمت پر۔ باہر سے جو خطوط ان تاریخوں پر وصول ہوں گے وہ بھی اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ دستی خریدنے پر محصول ڈاک کی رعایت رہے گی۔

قادیان کی معزز ہستیاں موتی سرمہ کو ہی ترجیح دیتی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان مبارک تو موتی سرمہ کو ہی پسند فرماتا ہے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اسبات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے بہت مفید پایا۔ گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے خاندان ذی الاحترام میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے

شاہی حکیم حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ کے صاحبزادگان تحریر فرماتے ہیں کہ پچھلے دنوں عزیز عبد الباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کا موتی سرمہ سب سے زیادہ مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت یہ بہت قابل قدر چیز ہے۔"

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔اے کی رائے

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔اے ناظر تالیف و تصنیف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مدرسہ الخواتین کی ایک طالبہ کو ککروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی۔ چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہو گئی تھی۔ اس نے آپ کا موتی سرمہ چند روز استعمال کیا جس سے اس کو بہت فائدہ ہوا۔ اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے۔ میں یہ اطلاع آپ کو اس لئے دیتا ہوں۔ تاکہ اور لوگ بھی آپ کے سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کی رائے

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ بلاد یورپ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا موتی سرمہ میں نے ککروں کے واسطے استعمال کیا۔ اور بہت مفید پایا۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی رائے

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اور اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل درست اور ٹھیک ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدوں آپ کے تقاضا کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ میری یہ تحریر شائع کر دیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہو سکیں۔

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل سنیئر پروفیسر احمدیہ کالج کی رائے

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل سنیئر پروفیسر احمدیہ کالج و ناظر ضیافت تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ککروں کی شکایت مدت سے تھی رات کے معاً سحر خارش، جلن، پانی بہنا یہ عوارض زور پکڑ جاتے تھے۔ آپ کے موتی سرمہ نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے۔

جناب ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے لڑکے کی آنکھوں کو بوجہ ککروں کے سخت تکلیف تھی۔ مدرسہ جاتا تو واپس آ جاتا۔ کہ آنکھیں درد کرتی ہیں۔ ایک دوست ڈاکٹر نے اسی علاج تجویز کر دی۔ اس سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بجلی سے ککرے جلانے پڑیں گے۔ اس ارادہ کی تکمیل کا خیال ہی تھا کہ آپ کا اشتہار نظر پڑا خیال ہوا۔ کہ پہلے آپ کا موتی سرمہ استعمال کرا کے دیکھ لوں چنانچہ ایک شیشی آپ سے منگوائی گئی۔ اس کے چند روز کے استعمال سے تمام عوارض جاتے رہے۔ اب وہ بغیر عینک کے باقاعدہ پڑھتا ہے۔ اب بفضل خدا اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ اور میں اس کے لئے آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔

جناب خواجہ غلام نبی صاحب چیف ایڈیٹر الفضل

"۱۰ اپریل ۱۹۳۷ء کے الفضل میں تحریر فرماتے ہیں کہ میری والدہ صاحبہ کو جن کی آنکھوں میں خارش اور پانی بہنے کی شکایت تھی۔ آپکا ساختہ موتی سرمہ استعمال کرایا گیا اور چند ہی دنوں میں نمایاں فائدہ ہوا۔ دوسرے ضرورتمند احباب اس مفید ترین چیز سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

آؤ میدان میں

اگرچہ سب یہی کہتے ہیں۔ کہ ہماری چیز سب سے اچھی ہے۔ مگر ع
مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید!!
موتی سرمہ کے اعلیٰ ہونیکے متعلق قادیان کی معزز ہستیوں کے علاوہ سند یافتہ سرکاری ڈاکٹروں کی قیمتی رائیں اس اشتہار میں ملاحظہ فرمائیے۔ اگر اور کسی کے پاس بھی ایسی اعلیٰ چیز ہو تو وہ بھی اپنے سرمہ کے متعلق اس پایہ کی شہادتیں پیش کرے لہذا آپ اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ قادیان میں بہترین سرمہ موتی سرمہ ہی ہے۔ جو گورنمنٹ سے باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ اور آپ کو اپنی پیاری آنکھوں کے لئے ہمیشہ ہی مقبول عام موتی سرمہ ہی خریدنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ مغالطہ میں آ کر سونے کی جگہ ملمع خرید لیں اور بعد میں کف افسوس ملیں۔ کیونکہ آنکھوں کا معاملہ بہت ہی نازک ہے۔

ڈاکٹر صاحبان موتی سرمہ کے ہی گیت گارہے ہیں

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ کنٹونمنٹ فیروزپور چھاؤنی سے

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آپ کے موتی سرمہ کی خدا کے فضل و کرم سے فیروزپور شہر میں دھوم مچ گئی ہے۔ میری آنکھیں مجھے قریباً جواب ہی دے چکی تھیں۔ خیال تھا۔ کہ موگا جا کر آنکھوں کا علاج کراؤں اچانک الفضل پڑھتے پڑھتے آپکے اشتہار پر نظر پڑی منگوایا۔ استعمال کیا۔ سرمہ کیا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ ہے۔ میں تو کیا جس جس نے بھی استعمال کیا اسکے مسیحائی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ موتی سرمہ سات شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ بذریعہ وی پی جلد بھیج دیجئے۔

جناب ڈاکٹر بشیری صاحب میڈیکل آفیسر انچارج ممبر اسٹیشن ہسپتال

عدن سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ سے جو موتی سرمہ منگوایا تھا۔ وہ ختم ہو چکا ہے۔ ایک تولہ اور بھیج دیجئے یہاں پر اس کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ بہتر ہو کہ آپ کسی لوکل تاجر سے خط و کتابت کر کے اسے مارکیٹ میں مشہور کریں یہ تجربہ سے اسقدر مفید ثابت ہوا ہے۔ کہ میں اپنے مریضوں کو صرف اسی کے استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ اور نتائج نہایت خوشگوار رہتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی۔ایم۔ڈی انڈین ملٹری ہسپتال

میمو بریا سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ پہلے ایک تولہ سرمہ آپ سے منگوایا۔ بیوی بچوں کو اس سے بہت ہی فائدہ ہوا کئی ایک اوروں کو بھی بہت فائدہ ہوا جزاک اللہ احسن الجزا ایک تولہ اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب ایس اے ایس جنرل ہسپتال اکیاب (برما)

سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا موتی سرمہ بعض مریضوں کو منگوا کر دیا نہایت مفید پایا۔ اب مجھے اپنے لئے خود ضرورت ہے ایک تولہ سرمہ بذریعہ وی پی جلد ارسال فرمائیے۔

جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب آئی۔ایم۔ڈی ممبر اسٹیشن لاہور چھاؤنی سے لکھتے

ہیں۔ کہ اکثر مریضوں کو آپ کا موتی سرمہ استعمال کرایا گیا۔ بلاشبہ بہت ہی مفید اور اکسیر چیز ہے۔ دو تولہ اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

جناب ڈاکٹر محمد انعام اللہ خان صاحب ریلوے ڈسپنسری دولت پورہ ضلع لائلپور

سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ ایک ماہ کا ہونے آیا ہے۔ خاکسار نے آپ سے ایک تولہ موتی سرمہ بذریعہ وی پی پارسل منگوایا تھا۔ میری نانی صاحبہ کی آنکھوں کو بہت فائدہ ہوا۔ ان کی آنکھوں میں جالا تھا اور جالے کے نیچے پھولا پڑ گیا تھا۔ سرمے کے استعمال سے جالا تو بالکل رفع ہو گیا۔ اور پھولا بھی نصف کے قریب کٹ چکا ہے۔ نصف باقی رہ گیا ہے۔ اور پہلے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اب نظر آنے لگ گیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے واقعی آپ کا سرمہ آنکھوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ براہ کرم ایک تولہ اور ارسال فرمائیں۔

جناب ڈاکٹر ایم ایس صاحب اسسٹنٹ سرجن مہنزوہ (برما) سے

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جناب سے پچھلے دنوں دو تولہ موتی سرمہ منگوایا تھا۔ اور جس دوست کیواسطے منگوایا تھا۔ انہوں نے اسکو استعمال کیا۔ ان کو ناخونہ اور دھند کی شکایت تھی۔ اب ان کی ۳/۴ حصہ بیماری دور ہو گئی ہے۔ اور پہلے سے حالت میں نمایاں فرق ہے۔ براہ کرم پتہ ذیل پر ایک تولہ اور موتی سرمہ میرے ایک دوسرے دوست کے نام بذریعہ وی پی جلد بھیج دیں۔

جناب میڈیکل آفیسر صاحب چاہ بہار (ایران)

سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہاں ایک ہندوستانی سیٹھ کی آنکھیں کئی سالوں سے خراب تھیں۔ لیمپ کی روشنی میں بیٹھ کر اگر ایک گھنٹہ بھی کام کرتا تو دوسری صبح آنکھیں اسقدر سوج جاتی تھیں۔ کہ دکھائی نہ دیتا تھا اور ماری درد کے جان جاتی تھی کام کی زیادتی اور دیگر ذمہ داریاں ہندوستان جا کر علاج کرانیکی مانع تھیں۔ بعد ازاں فقط آپ کا ایجاد کردہ موتی سرمہ استعمال کرایا گیا۔ اب وہ بالکل تندرست ہیں۔ دن رات اپنا کام کرتے ہیں۔ نظر صاف ہو گئی ہے۔ اور سوزش بالکل جاتی رہی ہے۔ آپ کا سرمہ حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ واقعی آنکھوں کی بیماری کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ براہ کرم دو تولہ موتی سرمہ اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کرسمس اور سال نو کی تعطیلات کے لئے رعائتیں

آئندہ کرسمس اور سال نو کی تعطیلات کے لئے واپسی ٹکٹ جو ۱۷ جنوری ۱۹۳۸ء تک کام آسکیں گے۔ مندرجہ ذیل شرح سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۱۴ دسمبر سے لے کر ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء تک جاری کئے جاویں گے۔ بشرطیکہ ایک طرف کا فاصلہ سفر سو میل سے زیادہ ہو۔ یا ۱۰۱ میل کا رعائتی کرایہ ادا کیا جائے +

اول اور دوم درجہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک طرف کا پورا کرایہ اور دوسری طرف کا ایک تہائی

درمیانہ اور سوم درجہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک طرف کا پورا کرایہ اور دوسری طرف کا نصف

چیف کمرشل منیجر لاہور

خاص رعایت کا اعلان

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

معزز محترم حضرات: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہندوستان اور صوبہ پنجاب کے دور دراز دیہات اور شہروں سے احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ میں اطلاع پہنچی ہے۔ کہ عید کے روز ڈاکخانہ جات بند ہونگی وجہ سے نہ کارڈ مل سکا نہ لفافہ اسلئے ایسی طاقت کی مشہور و معروف دوا کا دوبارہ رعائتی اعلان فرمایا جائے۔ سو ہم منیجر صاحب کی اجازت سے دوبارہ رعائتی اعلان کرتے ہیں۔ کہ

امرت بوٹی (رجسٹرڈ) ۲۲ دسمبر ۱۹۳۷ء تک۔ ۵۰ گولی بغیر دوائی مالش ۸/ کی بجائے صرف ۴/ میں ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ دوائی مالش ۲/۱۲ کی بجائے صرف ۲/۰/۰ روپیہ میں روانہ ہوگی۔ جلد از جلد اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ فوائد امرت بوٹی۔ درد کمر۔ کمزوری معدہ۔ کمزوری دل دماغ۔ قوت مردانہ کی کمزوری۔ کثرت احتلام کے لئے اکسیر ہے۔ بوڑھے دوستوں اور بیمار نوجوانوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

بیمار دانت رعائتی اعلان ۲۲ دسمبر تک۔ جن احباب کو دانتوں کی خواہ کوئی بیماری ہو۔ مثلاً ماسخورہ۔ مسوڑوں سے خون۔ درد۔ مسوڑوں کی سوزش جلن۔ کیڑا۔ بدبو۔ ہوان دوستوں کو ۲۲ دسمبر کی رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پائیرس ٹوتھ پوڈر (رجسٹرڈ) ۲ اونس پائیرس لوشن ۱/ اونس شاہی سنون اکبر فی شیشی ۲ اونس معجون مقوی معدہ ۲۰ خوراک اصل میں پائیوریا کی مرض کو لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ اس مرض کا تعلق معدہ سے بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ہم معدہ کی قوت کے لئے بھی اور دانتوں کی صفائی کے لئے بھی اور مسوڑوں کی مضبوطی کے لئے بھی ادویات روانہ کرتے ہیں۔ مکمل بکس جس کی اصل قیمت ۳/۸/۱ ہے رعائتی اعلان کے مطابق مکمل بکس صرف ۲/۰/۰ روپیہ میں روانہ ہوگا۔ علاوہ محصول ڈاک۔

لیکورائن یہ دوائی بیمار بہنوں کے لئے بے حد اکسیر ہے۔ جن کو لائیکوریا جس کو سیلان الرحم بھی کہتے ہیں۔ یہ ایسی نامراد بیماری ہے۔ اگر اس کا باقاعدہ علاج نہ کیا جائے تو بے زبان اور غریب عورتیں سخت امراض کا شکار ہو جاتی ہیں۔ آپ اپنا روپیہ بے فائدہ خراب نہ کریں۔ لیکورائن کی گولیاں منگوا کر استعمال کرائیں۔ ۱۰۰ گولی کی اصل قیمت ۲/۸ روپیہ رعائتی اعلان ۲۲ دسمبر تک ۱/۸ میں ۱۰۰ گولی روانہ کی جائے گی۔

ملنے کا پتہ

منیجر احمدیہ یونان فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ (پنجاب)

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان دارالامان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان دارالامان سے شائع کیا۔ ... غلام نبی